بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ فاما بعد
قال اللہ تبارک وتعالٰی فی اول القرآن المجید وفی الفرقان الحمید
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضائل بسم اللہ شریف

رنج وغم کی دوا ہے بسم اللہ! ہر مرض کی شفا ہے بسم اللہ
لوحِ محفوظ پہ لکھی ہے یہ تاجِ حمدِ خدا ہے بسم اللہ

مؤلفہ ومرتبہ
خادم العلماء محمد فیروز دین خان عفی عنہ خطیب جامع مسجد روضہ حضرت
سید پیر ابو اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ مزنگ - لاہور

۱۹۶۵ء

1631

جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ ہیں

بار اول ــــــــــــــــــــــ ۱۹۶۵ء

ناشر ــــــــــــــــــــــ محمد فیروز دین خاں مزنگ لاہور

مطبوعہ ــــــــــــــــــــــ اشرف پریس لاہور

تعداد ــــــــــــــــــــــ دو ہزار

59537

Marfat.com

فضائلِ بسم اللہ شریف

رنج و غم کی دوا ہے بسم اللہ
ہر مرض کی شفا ہے بسم اللہ

درِ مقصود کی یہ کنجی ہے
جامعِ ہر دعا ہے بسم اللہ

اسم اعظم ہے جامع برکات
مخزنِ مدعا ہے بسم اللہ

لوحِ محفوظ پر لکھی ہے یہ
تاجِ حمد خدا ہے بسم اللہ

نحن اقرب خدا نے فرمایا
ممتحن کیمیا ہے بسم اللہ

غرق سے بچ گئی ہے کشتیٔ نوحؑ
دافعِ ہر بلا ہے بسم اللہ

کرو جس کو شروع اس ہی سے
کہو حکمِ خدا ہے بسم اللہ

رہو غافل نہ اس سے ہرگز تم
سب کی حاجت روا ہے بسم اللہ

اس امت کو مرحمت جو ہوئی
صدقۂ مصطفےٰ ہے بسم اللہ

★

Marfat.com

انتساب

نیازمند اس ناچیز تالیف کو سرکارِ دو عالم فخرِ موجودات، سرورِ کائنات سیدالمرسلین ۔ خاتم النبیین، شفیع المذنبین، حبیب رب العالمین، سلطان الانبیاء والمرسلین، آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے نام نامی واسم گرامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے اور بارگاہِ ایزدی میں دست بدعا ہے کہ اس حقیر تالیف کو قبول فرما کر اس عاصی اور اس کے والدین و عزیز و اقربا کی مغفرت کی سبیل فرمائے ۔ بلکہ حضور اکرم کی ساری اُمت پر رحم و کرم فرما کر داخلِ جنت فرمائے ۔ آمین ثم آمین

احقر العباد ناچیز

خادم العلماء محمد فیروز دین خاں عفی عنہ،

Marfat.com

گذارش

قارئین کرام! یہ رسالہ "فضائل بسم اللہ شریف" آپ کے زیر مطالعہ ہے۔ اس میں صرف فضائل بسم اللہ شریف ہی نہیں بلکہ کھانا کھانے۔ پانی پینے کے مسائل وغیرہ بھی بیان کئے گئے ہیں امید ہے کہ یہ رسالہ کم خواندہ مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ اہل علم حضرات کی خدمت عالیہ میں گذارش ہے کہ اگر وہ اس رسالہ میں کوئی چیز قابل اصلاح دیکھیں۔ تو مؤلف رسالہ ہذا کو مطلع فرمانے میں تامل نہ فرمادیں۔ اس سے خاکسار کی غرض یہ ہے کہ اشاعت آیندہ میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔ بلکہ اگر اس رسالہ کے متعلق مزید کوئی مفید مطلب مضامین بھیج سکیں تو انہیں بصد شکریہ قبول کیا جائے گا۔ اور آیندہ اشاعت میں انہیں بھی شائع کر دیا جائے گا۔

خداوند کریم کی بارگاہِ عالیہ میں دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اس حقیر اشاعت کو قبول فرمائے۔ اور مؤلف و قارئین کرام کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما کر نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین یا الٰہ العالمین بجاہِ النبی الکریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و بارک وسلم

دعاگو و طالب دعا

خادم العلماء خاکسار محمد فیروز دین خاں عفی عنہ

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ط وَ
نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ
یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ o اِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ
اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ط فَاَمَّا بَعْدُ
فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ اَوَّلِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَفِی الْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ o
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

فضائل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مختلف ترجمے ملاحظہ ہوں

(۱)	ب	اسم	اللہ	اَل رحمٰن	اَل رحیم
	ساتھ	نام	اللہ	بڑا مہربان	نہایت رحم والا

(۲) شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور اور نہایت رحم والا ہے
(۳) شروع ساتھ نام اللہ تعالےٰ کے جو بخشش کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔
(۴) شروع اللہ کے نام سے جو رحمت عامہ اور خاصہ کا مالک ہے۔
(۵) اللہ تعالےٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جو بڑا بخشش کرنیوالا اور نہایت مہربان ہے۔
(۶) شروع اس کتاب کا اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

Marfat.com

جب بسم اللہ شریف نازل ہوئی تو حضرت جبرائیلؑ، ہزار فرشتوں کی ہمراہی میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کو مبارک باد کے بعد عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی باعظمت آیت آپ سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوئی۔

یہ آیت کریمہ سورۂ فاتحہ کا خلاصہ ہے۔ اور مستقل آیت ہے جو صحیح حدیث کے مطابق حضور اکرمؐ پر ہر سورت قرآن کی ابتدا میں نازل ہوئی۔ بعض مفسرین نے بیان کیا ہے کہ سورہ نمل کے علاوہ قرآن پاک میں جہاں جہاں بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آئی ہے وہ جزو قرآن ضرور ہے لیکن سورت کا جزو نہیں ہے بلکہ ہر سورت کے شروع میں آنے سے دوسری سورت کو جدا کرنے کے لئے ذکر کی گئی ہے۔ ہاں سورہ نمل میں جو آیت اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آئی ہے یہاں یہ آیت سورت کا جزو ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورتوں کا فصل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے پہچانتے تھے۔

داؤد طاہریؒ شیخ فصاصؒ اور ابوالحسن کرخیؒ کا یہی قول ہے اور یہی مسلک امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔ حدیث مذکورہ کے علاوہ اور حدیثیں بھی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بسم اللہ شریف سورہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے۔ بلکہ مستقل آیت ہے۔ مثلاً حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالے نے سورہ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان نصف نصف قرار دیا ہے مگر اس آیت (بسم اللہ شریف) کو سورہ فاتحہ میں نہیں شمار کیا گیا۔ اگر بسم اللہ شریف کو سورہ فاتحہ کا جزو قرار دیا جائے گا۔ تو یقیناً نصف نصف تقسیم نہ ہوگی۔ مزید برآں! بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہر نمازوں میں سورۂ فاتحہ سے قرأت شروع کرتے تھے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہر سے نہ پڑھتے تھے اس سے صاف ظاہر ہے کہ بسم اللہ شریف سورہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے۔ ورنہ اس کی کوئی وجہ نہیں کہ ایک آیت تو (سری) یعنی آہستہ منہ میں پڑھی جائے اور باقی ساری سورۃ فاتحہ جہر سے یعنی بلند آواز سے پڑھی جائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہر سے نہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کی سنت ہے۔ حضرت سفیان ثوری و امام احمد وغیرہ سب کا یہی مسلک ہے۔

عام قرأت میں سوائے سورہ توبہ کے باقی تمام قرآن پاک کی سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی جاتی ہے اور قرآن پاک کی ہر سورت سے پہلے اسے لکھا گیا ہے سورہ توبہ کو سورہ برأت بھی کہتے ہیں توبہ اس لئے کہ اس سورت میں مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے اور برأت اس لئے کہ اس میں مشرکین کے عہد سے دست برداری کا ذکر ہے اور اس سورہ کے شروع میں بسم اللہ شریف کے نہ ہونے کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ ایک روایت میں ہے۔ کہ اس سورہ کا دوسری سورتوں سے علیحدہ ہونا ثابت نہیں ہوا ہے بروایتے چونکہ اس سورۃ میں مشرکین پر غضب الٰہی کا ذکر ہے۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آیت رحمت ہے اس لئے اس سورہ پاک

Marfat.com

کے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نہیں لکھا گیا۔ اگر سورہ براۃ کے شروع سے ہی قرأت شروع کی جائے۔ یا درمیان سے یا کسی بھی جگہ سے اس سورۃ کی تلاوت کی جائے تو پھر شروع میں تعوذ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے ہاں اگر سورہ براۃ کو اس سے پہلی سورۃ کے ختم کرنے کے بعد فوراً ہی شروع کرنا ہو۔ تو پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھنی چاہیئے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ٥ جس نے کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہوں کو بخش دیتا ہے

حدیث میں ہے کہ قلم نے بامر الٰہی سب سے اول لوحِ محفوظ میں اس آیت "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو تحریر کیا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ہر اہم کام جو بسم اللہ شریف سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت ہے۔ اسی لئے ہر کام کے شروع میں بسم اللہ شریف کا پڑھنا موجب ثواب اور باعث برکت ہے چنانچہ تمام علمائے کرام کے نزدیک نماز میں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ شریف کا پڑھنا ضروری ہے البتہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک بسم اللہ شریف کو جہری نمازوں میں آہستہ منہ میں پڑھا جاتا ہے۔

اللہ پاک نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں تین نام ارشاد فرمائے ہیں۔ ایک نام اللہ۔ دوسرا رحمٰن اور تیسرا رحیم۔ اللہ رب العزت نے یہ تین نام اسی لئے یاد فرمائے تاکہ بندہ ہر ایک کام میں خواہ دین کا ہو یا دنیا کا ان تینوں ناموں سے شروع کرے۔ کیونکہ یہ تینوں نام ہر کام کی درستی پر دلالت کرتے ہیں۔ لفظ اللہ ہر کام کے حاصل ہونے پر دلالت کرتا ہے اور لفظ رحمٰن اس کام کے باقی رہنے پر دلالت کرتا ہے اور لفظ رحیم اس کام کے فائدہ دینے پر دلالت کرتا ہے اس لئے ان تینوں ناموں سے کام شروع کرنا شارع علیہ السلام نے تعلیم کیا ہے اور یہ اس لئے کہ بندہ کا کام برباد نہ ہو جائے۔

جب نمازی اپنی نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے تو اس کے باعث وہ بخشا جاتا ہے اور اسلام کے بعد اس کو کہا جاتا ہے کہ اے نمازی تیرے لئے آٹھوں دروازے جنت کے کھلے ہیں جس دروازے سے تیرا جی چاہے جنت میں داخل ہوگا۔ تیری کوشش اور محنت قبول ہوئی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم گویا بندے کے کام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہر ہے۔ جب کوئی کام شروع کرے تو اس کام کو اس مہر کے نیچے رکھے اسی واسطے رسول مقبول ﷺ ہر کام کو شروع بسم اللہ شریف سے کرتے تھے۔

جب کوئی کام اللہ تعالیٰ کا نام لیکر کیا جائے گا۔ تو برا کام خود بخود کرنے کو جی نہ چاہے گا۔ بلکہ جو کام کرے گا۔ اچھا ہی کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت سے برائی اور گناہ کا کام کرتے وقت خدا کے نام کی برکت کی وجہ سے مومن کے دل کو ندامت ہوگی۔

Marfat.com

خاص نکتہ لفظ اللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں شامل ہے۔ جو کہ خدا کا ذاتی نام ہے۔ اور اللہ کا مبارک نام قرآن پاک میں ۱۵۶۲ مرتبہ آیا ہے۔ قرآن پاک میں کوئی ایسا کلمہ نہیں جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا کوئی نہ کوئی حرف نہ ہو۔ سوائے تَقَدَّ صفت کے۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک لاکھ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ قلم نے بھی بامر الٰہی سب سے اول لوح محفوظ پر اس آیت کو لکھا تھا۔ چنانچہ نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ سے پہلے اس کا پڑھنا اکثر علماء کے نزدیک ضروری ہے۔

جملہ علوم چار کتابوں اور ایک سو آسمانی صحیفوں میں درج ہیں۔ اور جملہ علوم ان کتابوں کے قرآن پاک میں موجود ہیں اور جملہ علوم قرآن سورہ فاتحہ میں ہیں اور سورہ فاتحہ کے جملہ علوم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہیں۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے مفہوم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی ب میں ہیں۔ (واللہ اعلم)

حضرت موسٰےؑ ایک مرتبہ بیمار ہو گئے آپ کو حکم ہوا کہ اے موسٰےؑ فلاں قسم کی گھانس استعمال کرو صحت ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ خدا نے صحت عطا فرمائی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ کو وہی بیماری لاحق ہوئی۔ تو حضرت موسٰےؑ نے خود بخود وہی گھانس استعمال کی مگر بجائے فائدے کے نقصان ہوا۔ حضرت موسٰےؑ کو خداوند کریم نے ارشاد فرمایا۔ ہر بیماری کی دوا خداوند کریم نے پیدا فرمائی ہے مگر صحت و شفا اس دوا میں بغیر حکم خدا کے نہیں ہوتی۔ لہٰذا دوا میں شفا من جانب اللہ خیال کرنی چاہیئے۔

چوں قضا آید حکیم ابلہ شود
آں دوا در حق او زہر شود

جب موت کا وقت آجاتا ہے تو جو دوا مریض کو دی جاتی ہے وہ زہر کا اثر رکھتی ہے اور حکیم کی عقل و دانش جاتی رہتی ہے۔ اس کو مریض کے علاج کا صحیح شعور نہیں رہتا۔ البتہ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ کہ جب کسی قسم کی دوا کھائی جائے تو اللہ کے نام کی برکت سے خدا کے حکم سے اس دوا میں شفا ہو جائے گی۔

حضرت موسٰےؑ کی صحت کا یہی راز تھا کہ پہلی مرتبہ وہ دوا بحکم خداوند کریم استعمال کی گئی تھی۔ لہٰذا شفا یقینی تھی۔ دوسری مرتبہ اپنی مرضی سے دوا استعمال کی گئی تھی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بغیر اسم الٰہی کے کہنے کے استعمال کی ہو اس واسطے اس سے شفا حاصل نہ ہوئی۔

حضرت نوحؑ جب طوفان کے وقت کشتی میں سوار ہوئے تو فرمایا۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ خداوند کریم نے ان کو اور تمام کشتی والوں کو طوفان سے امان بخشی اور کشتی صحیح سلامت

Marfat.com

کنارے پہ جا لگی۔ حالانکہ تقریباً نصف حصہ بسم اللہ شریف کا آپ نے پڑھ کر دعا فرمائی تھی۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اگر حضور کی اُمت کے لوگ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا پورا ورد رکھیں۔ تو یقیناً خداوند کریم ان کو ہر بلا سے نجات دے گا۔ اگر کوئی شخص ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد کرے اور ۱۸۹ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر خداوند کریم سے دعا کرے۔ (اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰ تو خداوند کریم جس مقصد وحاجت یا تکلیف کے لئے دعا کرے گا اسے قبول فرما کر اس کی حاجت روائی فرمائے گا۔

نوٹ، یاد رہے موت کا وقت چونکہ معین ہے وہ کسی دعا یا دوا سے نہیں ٹل سکتی۔ اس کے سوا ہر دکھ تکلیف اور پریشانی وغیرہ ٹل سکتی ہے۔

نقل ہے کہ ایک بزرگ نے مرتے وقت وصیت کی کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جو میں نے لکھی ہے۔ اس کو میرے کفن میں رکھ دینا۔ لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی۔ تو اس نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ ایک فقیر کسی امیر کے مکان کے ایک بڑے دروازے پر کھڑا ہو کر سوال کرتا تھا۔ مکان کا مالک اس کو کچھ تھوڑا سا دینے لگا۔ تو اس فقیر نے کہا۔ کہ اے بڑے دروازے والے امیر! یہ تیری تھوڑی سی بخشش تیرے بڑے دروازے کی شان کے موافق نہیں ہے۔ یا تو اپنی بخشش کو بڑے دروازے کے موافق کریں یا دروازے کو اپنی تھوڑی بخشش کے موافق چھوٹا کریں۔ اس پر امیر نے اس فقیر کو زیادہ بخشش سے سرفراز کیا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ تعالیٰ کی کلام پاک یعنی قرآن مجید کا بہت بڑا دروازہ ہے اور خداوند کریم کی ذات گرامی قدر بہت سخی ہے میں اس کے رحم وکرم سے اُمید کرتا ہوں۔ کہ برکت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس مالک حقیقی سے بقدر اس کی عظمت کے بخشش طلب کروں گا۔

نکتہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اُنیس حروف ہیں۔ اور جہنم کے عذاب کے فرشتے بھی اُنیس ۱۹ ہیں سو جو بندہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے قیامت کے دن وہ شخص اُنیس ۱۹ فرشتوں کے عذاب سے امن میں رہے گا۔

دیگر نکتہ دن رات کی چوبیس ساعتیں ہیں۔ پانچ ساعتوں کے گناہوں کی بخشش کے لئے نماز پنج گانہ ہے اور باقی اُنیس ساعتوں کے واسطے اُمت محمدیہ کے لئے چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے کھاتے پیتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے لئے حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ تاکہ چوبیس کی چوبیس ساعتیں ایسے شخص کے لئے عبادت میں لکھی جائیں۔ اور پھر اس کی برکت سے خداوند کریم مومن کے چوبیس ساعتوں کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔

خاصیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی خاصیت یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی پاخانہ میں جانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھے۔ تو جن اور شیطان اس کی

Marfat.com

شرمگاہ کو نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ پھر جس کلمہ کی یہ صفت دنیا میں ہو کہ جن اور شیاطین اس کے ستر کو نہیں دیکھ سکتے۔ تو بلا شک آخرت میں بھی وہ شخص آگ سے محفوظ رہے گا۔ سبحان اللہ۔ اور اس کے عیبوں کا پردہ خدا فاش نہ کرے گا۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ط بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

بسم اللہ شریف قرآن شریف کا تاج ہے چونکہ سب سے پہلے قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ نے اس کو لوح محفوظ میں تحریر فرمایا ہے۔ ؎

تاج حمد خدا ہے بسم اللہ — گوہر بے بہا ہے بسم اللہ!
عرش پہ خامۂ الٰہی نے — سب سے پہلے لکھا ہے بسم اللہ
ہر مرض کے لیئے دوا ہے یہ — ہر مرض کی شفا ہے بسم اللہ
کام سارے بنا دیئے اس کے — جس نے دل سے پڑھا ہے بسم اللہ
اس کی خوبی بیان سے باہر ہے — کیا بتاؤں کہ کیا ہے بسم اللہ

حضور اکرمؐ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس کام میں بسم اللہ شریف پڑھی جاتی ہے وہ کام آسان ہو جاتا ہے۔ اور شیطان پھر اس کام میں شریک نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی مریض کو بسم اللہ شریف کا نقش دھو کر پلایا جائے۔ تو وہ خدا کے حکم سے شفا پاوے لہذا یاد رکھیں۔ جو بھی کام کریں اس سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ لیا کریں۔ وہ کام آسانی سے ہو جاوے گا۔ اور درست انجام پاوے گا۔ اگرچہ وہ کام مشکل ہی کیوں نہ ہو۔ ؎

اس سے ہوتے ہیں حل سبھی عقدے — ایسی مشکل کشا ہے بسم اللہ
تیرا ہر اک کام میں اے فیروز — رات دن مشغلہ ہو بسم اللہ

اگر آپ بسم اللہ شریف کو پڑھ کر کوئی چیز کھائیں گے۔ تو بوجہ برکت بسم اللہ شریف وہ چیز نقصان نہیں پہنچا سکیگی۔

بسم اللہ شریف ایسی بے مثل با برکت اور فضیلت والی آیت ہے۔ جسے خداوند کریم نے اُمت نبی کریم کے لیئے نازل فرما کر بڑا احسان فرمایا ہے۔

Marfat.com

ایک عجیب حکایت

نقل ہے ایک مولوی صاحب نے دوران وعظ بسم اللہ شریف کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ شریف پڑھ کر دریا میں پاؤں رکھے۔ تو پانی پر سے اس طرح چل سکتا ہے۔ جیسے کوئی خشکی پر چلتا ہے۔ ایک گھسیارا بھی اس وعظ کو سن رہا تھا۔ جسے ہر روز دریا سے پار گھاس لانی پڑتی تھی اور دریا کے آر پار آنے جانے کے لئے بیڑی کا کرایہ ملاح کو دینا پڑتا تھا۔ وہ مولوی صاحب کا وعظ سن کر بہت خوش ہوا۔ کہ آج عجیب نسخہ حقیقت میں ہاتھ لگا ہے۔ چنانچہ وہ گھسیارا گھر آکر اپنا رتبہ اور کپڑا وغیرہ لے کر سیدھا دریا پر گیا۔ اور صدق دل سے بسم اللہ شریف پڑھ کر بلا خوف خطر دریا میں قدم رکھا۔ تو بسم اللہ شریف کی برکت سے واقعی پانی زمین کی طرح جم گیا اور گھسیارا خوشی خوشی دوڑتا ہوا دریا کے پار چلا گیا اور گھاس اکٹھی کرنے کے بعد واپسی پر اسی طرح سے بڑے آرام سے دریا کو عبور کر کے واپس لوٹ آیا۔ اور شہر میں آکر گھاس فروخت کر دیا۔ پھر تو گھسیارے کا روزمرہ کا یہی دستور ہو گیا۔ کہ بسم اللہ شریف پڑھی اور دریا کے پار چلا گیا۔ اور واپسی پر بھی بسم اللہ شریف پڑھی اور بآرام واپس دریا سے باہر آگیا۔ وہ بے چارہ ہر روز مولوی صاحب کو دعائیں دیا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک دن وہ گھاس بیچنے والا کیا دیکھتا ہے کہ وہی مولوی صاحب دریا کے کنارے پر کھڑے ہیں۔ یہ ان کو دیکھ کر دوڑ کر ان کے قدموں پر گر پڑا اور پوچھنے لگا۔ مولوی صاحب آج آپ یہاں کیسے تشریف لائے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ بھائی مجھے دریا سے پار جانا ہے۔ کشتی کی تلاش میں یہاں کھڑا ہوں۔ کشتی والے کا پتہ نہیں ہے کہ کہاں ہے۔ گھسیارے کو سن کر یہ تعجب ہوا۔ اور کہنے لگا۔ مولوی صاحب آپ بسم اللہ شریف پڑھ کر دریا سے پار کیوں نہیں ہو جاتے۔ کشتی کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے تو جس روز سے آپ سے یہ بات سنی ہے کہ اگر دریا میں بسم اللہ شریف پڑھ کر اگر کوئی شخص قدم رکھے تو دریا پر سے اس طرح گزر سکتا ہے۔ جیسے خشکی پر۔ میں اسی روز سے ہر روز دریا میں بسم اللہ

Marfat.com

شریف پڑھ کر چلا جاتا ہوں اور واپسی پر بھی اس طرح سے آجاتا ہوں۔ آئیے آپ میرے ساتھ چلئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے مولوی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر دریا کی طرف کھینچنا چاہا مگر مولوی صاحب اس کی صورت کو دیکھتے تھے۔ اور اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے تھے۔ آخرکار کہنے لگے۔ بھائی گھسیارے بات یہ ہے بسم اللہ شریف بیں تو واقعی ایسی طاقت ہے۔ مگر میرا اعتقاد کمزور ہے۔ اس لئے میں ایسا نہیں کر سکتا۔ تمہارا اعتقاد چونکہ قوی ہے۔ اس لئے تم بے فکر ہو کر چلے جاتے ہو۔ یہ جواب سن کر گھسیارا بہت ہنسا۔ اور بسم اللہ شریف کہہ کر دریا میں مولوی صاحب کے سامنے گھوڑے کی طرح دوڑتا ہوا چلا گیا۔

اس حکایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے فضائل آیات قرآنیہ اور سورتوں پر اعتقاد محکم ہونا ضروری ہے۔

قرآن کی تعلیم سے ہم لوگ کوسوں دور ہیں

قرآن کہتا ہے تم قائم نمازوں کو کرو
قرآن کہتا ہے۔ زکوٰۃ مال مسکینوں کو دو

قرآن کہتا ہے کہ روزے ماہ رمضان کے رکھو
قرآن کہتا ہے کہ حج کو جاؤ گر مقدور ہو

قرآن کی تعلیم ہے تم لو یتیموں کی خبر
قرآن کی تعلیم ہے ہو بے کسوں کے چارہ گر

قرآن کی تعلیم ہے شیطان سے رکھو حذر
قرآن کی تعلیم ہے۔ نیچی رکھو اپنی نظر

قرآن کبھی پڑھتے نہیں قرآن سے ہے نفرت ہمیں
اب ناولوں سے کام ہے قصوں سے ہے لذت ہمیں

پھر چاہتے ہیں۔ یہ کہ دنیا میں ملے عزت ہمیں
کیسی حیا کی بات ہے آتی نہیں غیرت ہمیں

ہے زندگی کا فلسفہ قرآن کی تعلیم میں
ہے کامیابی کا پتہ قرآن کی تعلیم میں

ہر بھید ہے جلوہ نما قرآن کی تعلیم میں
مخفی ہے راز اتقا قرآن کی تعلیم میں۔ بس

اسلام سے واقف نہیں ہم ہیں مسلمان نام کے
یعنی ابھی سمجھے نہیں معنیٰ بھی ہم اسلام کے

نافر ہیں ہم احکام کے شیدا ہیں ہم اصنام کے
کب یہ وتیرے ہیں بھلے الجھن ہیں یہ کس کام کے

قرآن پر ہم لوگ اگر اب پھر عمل کرنے لگیں
الفت پیمبرؐ سے رکھیں اللہ سے ڈرنے لگیں

حاصل نئی ہو زندگی دشمن جو ہیں۔ ڈرنے لگیں
ہم گوہر مقصود سے پھر جھولیاں بھرنے لگیں

Marfat.com

موضع ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ایک لکڑہارے اور اسکے پیر کا اسی قسم کا قصہ سنئے

میرے ایک دوست نے ایک دفعہ مجھے ضلع سیالکوٹ کے موضع ڈسکہ کا مندرجہ ذیل بالکل سچا واقعہ سنایا تھا۔ جسے میں نے فضائل بسم اللہ میں قلمبند کر دیا ہے تاکہ قارئین کرام کو پڑھ کر مزید حظ حاصل ہو۔ اور باعث تقویت ایمان ہو۔

ضلع سیالکوٹ موضع ڈسکہ میں ایک پیر رہتا تھا۔ جس نے کئی لوگوں کو اپنا مرید بنایا ہوا تھا۔ لیکن خود کسی کمال کا مالک نہ تھا۔ اس نے محض دنیا کا مال اکٹھا کرنے کے لئے یہ مکارانہ طریقہ اختیار کیا ہوا تھا۔ اِس قصبہ میں ایک لکڑہارا بھی رہتا تھا۔ جو لکڑیاں باہر سے کاٹ کر لایا کرتا تھا اور ان کو بیچ کر اپنی گزر اوقات کرتا تھا۔ اور پیر صاحب کی بھی اس میں سے خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ مخلص مرید آخر کاروبار کو چھوڑ کر پیر صاحب کی ہی رات دن خدمت میں مصروف ہو گیا۔ ایک دن پیر صاحب سے عرض کیا یا حضرت مجھے کوئی وظیفہ بتلا دیجئے۔ جس سے میری دین و دنیا سنور جائے۔ پیر صاحب کو خود ہی کچھ حاصل نہ تھا۔ وہ بھلا مرید کو کیا بتلاتا۔ مگر چونکہ مرید کی خدمات سے وہ بہت شرمندہ تھا۔ کچھ سوچ بچار کے بعد کہا۔ بیٹا تم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد کیا کرو۔ یہ تمہارے دین و دنیا کے تمام کام سنوار دے گا۔ اس کی برکت سے تمام مشکلات تیری آسان ہو جاویں گی۔ بلکہ اس کی برکت سے تم دریا کو بھی عبور کر سکو گے۔ مرید مخلص نے خوش ہو کر اس روز سے بسم اللہ شریف کا وظیفہ شروع کر دیا۔ اور رات دن اس کا ورد اتنا کیا۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ بسم اللہ شریف کا عامل ہو گیا۔ چنانچہ دریائے چناب کے پار وہ پیر صاحب کے واسطے گھاس لے جایا کرتا تھا۔ اور جب دریا میں پانی زیادہ ہوتا تھا۔ تو بیڑی پر سوار ہونے کے واسطے بیڑی کا کرایہ بھی خرچ کرتا تھا۔ پیر صاحب کے فرمائے ہوئے وظیفہ کے بعد جب اسے دریا میں زیادہ پانی کے وقت جانے آنے کا موقعہ ملا۔ تو اس مخلص مرید نے اپنی چادر پانی پہ دریا میں پھینکی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہکر خدا پر بھروسہ کر کے

Marfat.com

چھلانگ لگا دی اور چادر پر بیٹھ کر کشتی کی طرح دریا کے دوسرے کنارے با آسانی چلا گیا۔ اور بڑے اطمینان سے جب گھاس اکٹھی کر لی تو پھر اسی طرح دریا کے دوسرے کنارے سے نوکل بجدا و الپس آ گیا۔ بلکہ گھاس کی گٹھری کو بھی ساتھ اس چادر پر رکھ کر لے آیا۔ موضع ڈسکہ کے باقی کے تمام لوگ دریا کے پانی کی زیادتی کے وقت کشتی پر سفر کرتے اور آتے جاتے تھے۔ پھر کیا تھا۔ وہ مخلص مرید ہر روز ایسے ہی آیا جایا کرتا تھا۔ مرید کی یہ کرامت دیکھ کر لوگ حیران ہوئے اور اس مرید کی کرامت کی وجہ سے پیر صاحب کی لوگوں میں اور زیادہ شہرت ہو گئی۔ وجہ یہ تھی کہ وہ مخلص مرید لوگوں کے دریافت کرنے پر جواب دیتا تھا۔ کہ یہ سب میرے پیر صاحب کی عنایت سے حاصل ہوا ہے۔ جب پیر صاحب نے لوگوں سے اپنے مرید کی یہ کرامت سنی۔ تو پیر صاحب خود بہت حیران ہوئے کہ یہ کمال تو مجھ کو خود بھی حاصل نہیں ہے۔ خدا معلوم مرید کو یہ کمال کیسے حاصل ہو گیا ہے ایک دن مرید سے دریافت کیا کہ سناؤ بھائی! لوگ میرے پاس تمہارے چادر پر دریا کے پار بغیر کشتی کے زیادہ پانی میں آنے اور جانے کے قصے بیان کرتے ہیں۔ یہ عمل اور کمال تم کو کہاں سے حاصل ہوا ہے۔ مرید مخلص نے عرض کیا۔ حضور یہ درست ہے اور یہ کمال تو مجھے حضور ہی کی برکت اور عنایت سے حاصل ہوا ہے۔ آپ نے جو بسم اللہ شریف کا وظیفہ مجھے بتلایا تھا۔ اس کی برکت سے ہے۔ پیر صاحب نے کہا بہتر ہے۔ کسی روز ہم بھی تمہارے ساتھ جائیں گے۔ اور بچشم خود یہ منظر دیکھیں گے۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد پیر صاحب اور مرید دونوں دریا کے کنارے پہونچے۔ مرید نے حسب معمول اپنی چادر دریا میں پھینکی۔ اور چھلانگ مار کر چادر پر بیٹھ کر دریا کو عبور کرنے لگا۔ پھر پیر صاحب کی طرف واپس لوٹ آیا اور عرض کیا۔ حضور آپ بھی اب میرے ساتھ تشریف لے چلیں۔ تاکہ اکٹھے دریا کے پار جاویں۔ لیکن پیر صاحب چادر پر چھلانگ لگانے سے بہت گھبرائے۔ بلکہ خوف زدہ ہو گئے۔ مرید نے پیر صاحب کو بازو سے مضبوطی سے پکڑ کر کھینچا۔ اور اپنی چادر پر خود بھی اور پیر صاحب کو بٹھا کر بغیر خوف و خطر روانہ ہوا۔ گو پیر صاحب بھی چادر پر بیٹھے جا رہے تھے۔ مگر دل میں بہت حیران و پریشان تھے اور ڈر رہے تھے۔ بالآخر اسی دریا کے تلاطم میں خدا کے خوف سے سخت ڈرے کہ میں نے یونہی دھوکہ دہی اور بھاگ بازی سے لوگوں کو گرویدہ بنایا ہوا ہے۔ مگر یہ مرید محض اپنے خلوص نیت و اعتقاد کی وجہ سے اس کمال کو پہونچ گیا ہے واپسی پر اپنے مرید کو اپنی صحیح حالت بیان کر کے بہت رویا اور اپنے مرید کے ہاتھ پر سچی توبہ کی۔ اور پھر ریاضت شاقہ کر کے خود بھی صاحب کمال

Marfat.com

ہو گیا۔ مگر مرید کو خداوند کریم نے اس کے خلوص نیت کی وجہ سے بہت عروج عطا فرمایا مندرجہ بالا دونوں واقعات یہ ثابت کرتے ہیں کہ بے شک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بڑی باعظمت و بابرکت آیت ہے مگر اس عظمت پر مومن کو کامل یقین رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔

ایک روایت میں ہے حضور اکرمؐ جس وقت شب معراج بہشت کی طرف تشریف لے گئے اور اس کے دروازے پر پہنچے تو اس کا دروازہ مقفل پایا۔ حضرت جبرائیلؑ سے دریافت کیا کہ اس قفل کی کنجی (چابی) کہاں ہے اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کنجی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔ آپ نے بسم اللہ شریف پڑھ کر جب تالے کو ہاتھ لگایا۔ تو تالا کھل کر نیچے گر پڑا۔ اور دروازہ کھل گیا۔ آپ نے دیکھا کہ جنت کی نہروں کا منبع جنت میں ایک محل میں ہے۔ جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی ہے اور اس محل میں سے نہریں نکل رہی ہیں۔ قیامت کے دن حضور اکرمؐ کے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہوگا۔ جس کے تین پھریرے ہوں گے ایک پر الحمد لکھا ہوگا۔ دوسرے پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور تیسرے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوگا حضور کے تمام امتی ان پھریروں کے نیچے رہ جائیں گے۔ وہ قیامت کے دن میدان حشر میں سورج کی گرمی سے نجات پائیں گے۔

بھلا آدمی کون ہے

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

(رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے بھلا آدمی وہ ہے۔ جس نے قرآن سیکھا اور اسے سکھایا۔

فضائلِ درود

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔

Marfat.com

حکایت عجیب در فضائل بسم اللہ شریف

ایک روز نبی کریمؐ بسم اللہ شریف کے فضائل مسجد نبوی میں بیان فرما رہے تھے۔ کہ اتفاق سے ایک یہودی کی لڑکی حضور اکرمؐ کا یہ خطبہ بغور سنتی رہی۔ خطبہ ختم ہونے کے بعد وہ اپنے گھر چلی گئی۔ اس کو فضائل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سن کر بہت محبت ہوگئی۔ اور وہ رات دن بسم اللہ شریف پڑھنے لگی۔ اور ہر کام کو بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کرتی تھی۔ جب اس کی والدہ کو معلوم ہوا۔ کہ اس کی لڑکی اکثر بسم اللہ شریف کا ورد کرتی رہتی ہے تو اس نے لڑکی کو اس کلمہ کے پڑھنے سے منع کیا۔ لڑکی نے جواب دیا۔ اماں جان! مجھے اس کلمہ سے کچھ ایسی محبت ہوگئی ہے کہ میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ میں مجبور ہوں۔ اور اب اس کا چھوڑنا میرے لئے مشکل ہے۔ خواہ تم ابا جان کو اس کے متعلق میری شکایت ہی کیوں نہ کر دو۔ اس کی والدہ نے بہت سمجھایا مگر وہ لڑکی باز نہ آئی۔ آخر کار اس کی ماں نے اس کے باپ سے شکایت کی۔ کہ دیکھو! تمہاری لڑکی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کثرت سے پڑھتی رہتی ہے۔ اس کلمہ کی پیغمبر اسلام نے مسلمانوں کو پڑھنے کی تعلیم دی ہے۔ میں نے اس کو بہت سمجھایا اور منع کیا ہے مگر وہ اس کے پڑھنے سے باز نہیں آتی۔ لڑکی کے باپ نے بھی اسے بہت سمجھایا لیکن اس نے باپ کو یہی جواب دیا۔ کہ وہ اس ورد کو کبھی ترک نہیں کر سکتی باپ نے غصے میں آکر لڑکی کو بہت ڈرایا دھمکایا۔ اور مارا پیٹا۔ مگر وہ لڑکی باز نہ آئی آخرکار باپ نے تنگ آکر لڑکی کو ذلیل اور مجبور کرنے کے لئے ایک ترکیب سوچی۔ رات کو سوتے وقت ایک انگوٹھی طلا لڑکی کو دی اور کہا۔ کہ اسے اچھی طرح سے سنبھال کر رکھو۔ میں کل صبح تم سے لے لوں گا۔ لڑکی نے بسم اللہ شریف پڑھ کر وہ انگوٹھی باپ سے لے کر سنبھال کر رکھ لی۔ جب رات کو لڑکی سو گئی۔ تو باپ نے جہاں اس لڑکی نے انگوٹھی رکھی تھی وہاں سے اٹھا کر دریا میں لے جا کر پھینک دی۔ صبح اپنی قوم کے چند سرداروں اور خاص دوستوں کی دعوت کی اور انہیں کہا کہ دوپہر کا کھانا میرے ہاں میرے مکان پر

Marfat.com

تناول فرماویں۔ ادھر صبح لڑکی نے اٹھ کر انگوٹھی کو تلاش کیا۔ تو جہاں سنبھال کر انگوٹھی رکھی تھی۔ وہاں نہ پائی۔ تو گھبرا کر رونے لگی۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے لگی۔ ادھر لڑکی تو رونے میں مصروف تھی اور بار بار بسم اللہ شریف پڑھ رہی تھی۔ ادھر باپ بازار میں گیا۔ اور ایک مچھلی بازار سے دعوت کے لئے خرید کر لایا۔ اور لڑکی کو لا کر پکانے کو دی۔ لڑکی نے جب اس مچھلی کو بسم اللہ شریف پڑھ کر صاف کرنا شروع کیا اور اس کا پیٹ چاک کیا۔ تو کیا دیکھتی ہے کہ وہی سونے کی انگوٹھی امانت کی طرح مچھلی کے پیٹ سے برآمد ہوئی۔ وہ لڑکی بہت خوش ہوئی۔ اور انگوٹھی بسم اللہ شریف پڑھ کر پیٹ سے نکال کر سنبھال کر رکھ لی۔ اور پھر گھر کے کام کاج میں مصروف ہو گئی۔ جب یہودی کے تمام مہمان کھانے کے لئے آ گئے۔ اور کھانا وغیرہ کھا چکے تو اسی یہودی نے لوگوں سے کہا۔ کہ یہ میری لڑکی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا رات دن ورد کرتی رہتی ہے۔ جسے مسلمانوں کے پیغمبر سے اس نے سنا ہے۔ میں نے اسے بہت سمجھایا۔ ڈرایا۔ دھمکایا اور مارا بھی ہے۔ مگر یہ باز نہیں آتی۔ میں نے اسے اس فعل سے روکنے کے لئے رات دن بہت کوشش کی ہے۔ مگر یہ اپنی ضد سے باز نہیں آئی اب میں نے تنگ آ کر کل رات اسے سونے کی انگوٹھی بطور امانت سنبھال کر رکھنے کو دی تھی جب یہ سو گئی تو میں نے جہاں اس نے انگوٹھی رکھی تھی وہاں سے نکال کر دریا میں پھینک دی ہے۔ اب یہ انگوٹھی بھلا کہاں سے لا سکتی ہے۔ دعوت کے کھانے کے بعد میں آپ لوگوں کے سامنے اس سے انگوٹھی مانگوں گا اور پھر تم سے اس انگوٹھی کے گم ہونے کی سزا دریافت کروں گا۔ تو تم اس کی سزا موت بتلانا اس طریقہ سے میں اس لڑکی کو قتل کر کے اس سے نجات حاصل کروں گا۔ چنانچہ دعوت کے بعد یہودی نے سب کے سامنے دریافت کیا۔ کہ جو شخص امانت میں خیانت کرے اس کی کیا سزا ہے انہوں نے کہا قتل پھر اس لڑکی کو بلا کر سب کے سامنے کہا۔ کل رات کو جو انگوٹھی طلائی تجھے امانت رکھنے کو میں نے دی تھی واپس لا کر دے۔ لڑکی نے فوراً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر انگوٹھی باپ کو لا کر دے دی۔ وہ بہت حیران ہوا۔ بلکہ تمام لوگ حیران ہوئے۔ کہ دریا میں پھینکی ہوئی انگوٹھی کو کون واپس لا سکتا ہے انہوں نے کہا سچ بتا۔ کہ کیا کوئی جن یا پری تجھ پر عاشق ہے۔ جس نے یہ انگوٹھی

Marfat.com

تجھے لا کر دی ہے۔ لڑکی نے جواب دیا۔ خدا کی قسم یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے پیغمبر محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ کے بتلائے ہوئے ورد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت ہے۔ جس کا میں رات دن ورد کیا کرتی ہوں۔ جب آپ کے بتلائے ہوئے ایک کلمہ میں یہ تاثیر اور برکت ہے تو حضور اکرمؐ کے دین کلمہ طیبہ اور قرآن پر ایمان لا کر عمل کرنے سے دین دنیا کی بھلائی کیوں نہ حاصل ہوگی چنانچہ لڑکی نے بتلایا کہ میں نے جب انگوٹھی طلا گم ہو گئی تھی تو بسم اللہ شریف کو ردتے ہوئے کثرت سے پڑھا خداوند کریم نے جو مچھلی تم نے مہمانوں کے کھانے کے واسطے لا کر دی۔ جب اس کا پیٹ چاک کیا تو انگوٹھی اس سے مل گئی۔ جب اس کے یہودی باپ ماں اور دیگر یہودی مہمانوں نے تمام سرگذشت لڑکی سے سنی۔ تو وہ بہت حیران ہوئے۔ اور ان کے دل میں نبی کریمؐ کی عظمت کا بہت اثر ہوا۔ چنانچہ وہ سب کے سب یہودی صدق دل سے نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

نقل ہے کہ متقدمین میں سے ایک شخص نے اپنے لڑکے کو وصیت کی۔ کہ جب میں مرجاؤں۔ تو بعد غسل کے میرے سینے اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ دینا۔ اس کے لڑکے نے ایسا ہی کیا۔ اور اس کو قبر میں دفن کر دیا۔ جب فرشتے عذاب کے آئے۔ تو انہوں نے اس کی پیشانی اور سینے پر بسم اللہ شریف لکھی دیکھ کر فرمایا۔ کہ اے شخص تو بہ برکت بسم اللہ شریف عذاب قبر سے مامون کیا گیا ہے

اگر مردے کو قبر میں رکھنے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پڑھا جائے۔ تو حق تعالیٰ عذاب قبر کا اس مردے سے دور کرتا ہے یہی وجہ ہے مسلمان سمجھ دار لوگ بوقت دفن میت کو قبر میں اتارنے کے وقت میں پڑھتے ہیں

جو شخص کشتی میں سوار ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ کہے۔ اس کی کشتی غرق ہونے سے محفوظ رہے۔

جو شخص تمام عمر میں تین لاکھ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے حق سبحانہ تعالیٰ اس پر سانوں دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ کئی روایتوں میں ایک لاکھ مرتبہ بھی آیا ہے۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص گھر سے باہر نکلے اور بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ تو شیطان اس سے عاجز آ جاتا ہے اور بہ برکت بسم اللہ شریف اس کا کچھ مکر و فریب اس پر چل نہیں سکتا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ شریف کا کثرت سے پڑھنا موجب برکت وکشائشِ رزق ہے۔ اور موجب حاجت روائی اور حل مشکلات ہے۔

جو شخص سونے کے وقت اکیس مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھے۔ تو رات اس کی بخیر و عافیت گزرے اور شر جن وانس شیطان اور موت ناگہانی سے امن میں رہے۔

مجنون و مریض مرگی والے کے کان میں اکتالیس دفعہ بسم اللہ شریف پڑھی جائے تو اس کو ہوش آجائے گا۔ ظالم کے لئے ۵۰ مرتبہ پڑھے تو اس کے ظلم سے محفوظ رہے۔ وقت شروع ہونے بارش کے یا علین بارش ہیں بہ نیت زمین فلاں وزراعت فلاں ۱۷ مرتبہ پڑھے۔ تو وہ زمین بارش سے سیراب ہو

اگر ایک سو مرتبہ بسم اللہ شریف روزمرہ سات دن تک کسی درد کے واسطے پڑھے۔ تو درد دُور ہو۔

اگر ۷۸۶ مرتبہ روزمرہ ختم کی طرح سات دن پڑھے۔ تو مطلب دلی حاصل ہو۔

جو شخص جمعہ کے دن ۱۱۳ مرتبہ بسم اللہ شریف خطیب کے خطبہ شروع کرنے سے پہلے پڑھے اور بوقت دعائے امام دعا مانگے تو اس کی حاجت روا ہو۔

اگر مجنون۔ یا کرب اندوہناک یا محبوس (قیدی) روزمرہ ہزار دفعہ بسم اللہ شریف پڑھتا رہے تو قید وکرب وغیرہ سے خلاصی پاوے۔ اگر بوقت طلوع آفتاب ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر بارش کے پانی پر دم کرکے جس ارادے پر کسی کو پلا دے۔ مریض ہو تو اچھا ہو۔ فہم والے کو پلا دے تو ذہین ہو۔ غرضیکہ بیمار کو پلا دے تو شفا پاوے۔

جو شخص پہلی تاریخ محرم کو ایک سو تیرہ (۱۱۳) دفعہ بسم اللہ شریف کو لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ تو اس کو کوئی آسیب نہ پہنچے۔ اور اس کے گھر والوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔

اگر ۲۵ مرتبہ بسم اللہ شریف لکھ کر گھر میں معلق کرے تو شیطان اور جن سے محفوظ رہے۔ اس کے گھر مال اور سب میں برکت ہو۔ اور کوئی آسیب اس کو نہ پہونچے گا۔ اور اگر دکان میں لٹکائے تو بہت نفع ہوگا اور کوئی حاسد اور ظالم اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

آنحضرت نے فرمایا۔ کہ ہر دعا سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی جائے۔ تو دعا قبول ہوتی ہے۔ بسم اللہ شریف اکیس مرتبہ لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔ تو سب آفات سے محفوظ رہے

(نوٹ) اول آخر بسم اللہ شریف گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لیا جاوے۔ کیونکہ جب تک حضور اکرمؐ پر درود شریف نہ پڑھا جاوے۔ تو کوئی دعا خدا کے ہاں مقبول

Marfat.com

نہیں ہوسکتی ہے۔

جو شخص بسم اللہ شریف ایک سو (۱۰۰) مرتبہ سفید کاغذ پر لکھ کر باغ میں لٹکا دے۔ تو فصل بہت ہوگی۔ اور کھیتی اچھی ہوگی۔ اور اپنے وقت پر پھل پورا دے گی۔ اور باغ سب دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔ اور اس میں برکت پیدا ہوگی۔ اور اگر کوئی شخص بسم اللہ شریف ہزار مرتبہ لکھے۔ اور اپنے پاس رکھے تو دشمنوں کے نزدیک اس کی ہیبت ہو۔ اور دوستوں کے نزدیک پیارا ہو۔ اور لوگوں میں باعزت ہو۔ اور اس پر دروازے خیرات کے کھل جائیں اور اگر ستر بار بسم اللہ شریف لکھ کر میت کے کفن میں رکھا جائے۔ تو میت قبر کے عذاب سے محفوظ رہے۔ منکر نکیر کا سوال جواب آسان ہو۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ کہ ہر اہم کام جو نہ شروع کیا جائے۔ ساتھ بسم اللہ کے پس وہ بے برکت ہوتا ہے۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَهُوَ اَقْطَعُ کوئی اہم کام جو بغیر بسم اللہ شریف کے شروع کیا جائے وہ کاٹا ہوا یعنی بے برکت ہوتا ہے۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے۔ اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا اے اللہ ہم میاں بیوی سے بھی شیطان کو دور رکھ اور اس سے بھی جو تو ہم کو عطا کرے۔ پس اگر خدا کے حکم سے کوئی بچہ پیدا ہوگا۔ تو شیطان اس کو ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ لَمْ یَضُرُّهُ الشَّیْطَانُ اَبَدًا ۝ یعنی شیطان اس کو ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ چنانچہ ہمارے ہاں ہماری زبان میں نہایت نیک اور شریف شخص کو کہتے ہیں۔ کہ یہ بسم اللہ کا تخم ہے۔ یعنی بوقت جماع اس کے والدین نے بسم اللہ شریف پڑھا تھا۔

حضرت سعد بن زیدؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ اس شخص کا وضو نہیں ہوا جس نے وضو کرتے وقت بسم اللہ شریف نہیں پڑھی۔ یعنی اس پر اللہ تعالیٰ کا اسم ذکر نہیں کیا۔ ہاں اگر سہواً بسم اللہ شریف پڑھنا رہ گیا ہو تو وضو ہو گیا۔ مگر وضو میں بسم اللہ شریف کا پڑھنا بعض آئمہ نے سنت اور بعض نے مستحب لکھا ہے۔

Marfat.com

جائے ضرور ہیں) جانے کے وقت حضرت علیؓ سے رفعاً مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنوں سے بنی آدم کی شرم گاہوں کا پردہ یہ ہے کہ جس وقت بیت الخلا میں داخل ہو تو کہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ رات کے وقت اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر کہتے۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی یعنی خداوندا! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں یعنی سوتا بھی ہوں اور تیرے ہی نام سے جیوں گا۔

حضور اکرمؐ جب سواری پر قدم رکھتے تو بسم اللہ شریف پڑھتے اور جب بیٹھ جاتے تو فرماتے الحمد للہ۔

ام سلمہؓ فرماتی ہیں۔ جب حضور اکرمؐ گھر سے باہر نکلتے تو فرماتے۔ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ یعنی خدا کے نام سے گھر سے باہر جاتا ہوں۔ اور میرا بھروسا صرف خدا ہی پر ہے۔

حضور اکرمؐ بازار میں جاتے تو فرماتے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا۔ یعنی خدا کے نام سے بازار میں آیا ہوں۔ بار خدایا میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس میں ہے۔ اس کی بھلائی مانگتا ہوں۔

سوتے وقت حضور اکرمؐ دعا فرمایا کرتے۔ اے میرے مالک و پروردگار تیرے ہی نام سے پہلو رکھا۔ اور تیرے ہی نام سے اسے صبح اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان نیند میں قبض کرے۔ تو اس پر رحمت کرنا۔ اور اگر صبح کو واپس بھیجے۔ تو اس کی ان اسباب سے حفاظت کرنا جن سے تو اپنے صالحین بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

حضور اکرمؐ عام حالات میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرتے تھے۔ یعنی اکثر ہر کام میں بسم اللہ شریف پڑھا کرتے تھے۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ جب کسی مجلس میں بیٹھو۔ تو کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور جب اٹھو تم مجلس سے تو کہو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو خداوند کریم کے فرشتے لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے روکیں گے۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ تحقیق خدا تعالےٰ نے آسمانوں کو ستاروں سے سنوارا اور سنوارا فرشتوں کو حضرت جبرائیلؑ سے اور سنوارا جنت کو حوروں سے اور

59537

Marfat.com

سنوارا پیغمبروں کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سنوارا دِنوں کو جمعہ سے اور سنوارا راتوں کو لیلۃ القدر سے اور سنوارا مہینوں کو رمضان کے مہینے سے اور سنوارا مسجدوں کو کعبۃ اللہ سے اور سنوارا کتابوں کو قرآن پاک سے اور سنوارا قرآن پاک کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ نہیں کوئی بندہ کہ لکھتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مگر یہ کہ حکم کرتا ہے خدائے تعالےٰ کراماً کاتبین کو کہ لکھیں وہ دفتر میں اس بندے کے چار لاکھ درجے جنت میں اور مٹاتا ہے اس سے چار لاکھ بدیاں اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے لکھا بسم اللہ شریف کو اور روشن لکھا خدائے تعالےٰ اس کے گذشتہ گناہ بخش دے گا۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص تم میں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے یعنی اسے چاہیئے کہ دراز کرے رحمٰن کی میم کی کھڑی زبر کو۔

حضرت عمرؓ نے جب عمرا بن العاصؓ کو مصر کا گورنر مقرر فرمایا۔ تو انہوں نے کچھ دنوں کے بعد حضرت عمرؓ کو اطلاع دی۔ کہ دریائے نیل کا پانی بہنا کم ہوگیا ہے۔ جہالت کی رسم کے مطابق اہل مصر کا یہ دستور تھا۔ کہ اہلِ مصر ایک نوجوان کنواری لڑکی کو سجا بنا کر زیورات اور اچھے کپڑے پہنا کر اسے زندہ دریا میں پھینک دیا کرتے تھے اور ان کا یہ خیال تھا کہ ایسا کرنے سے دریائے نیل میں پانی زیادہ ہو جایا کرتا تھا۔ حضرت عمرا بن العاصؓ سے جب ان لوگوں نے ایسا کرنے کے لئے عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں ہرگز ایسا کرنے کی اجازت نہ دوں گا۔ البتہ آپ کو اطلاع دے رہا ہوں کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت عمرؓ نے جواب میں تحریر کیا۔ کہ میرا یہ کاغذ کا پرزہ دریائے نیل میں ڈال دیا جائے۔ اس کاغذ میں حضرت عمرؓ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کے بعد یہ تحریر کیا تھا۔ اے دریائے نیل اگر تو اپنی مرضی سے بہتا ہے تو بیشک نہ بہہ ہم کو تمہارے بہنے اور پانی کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر تو خدا کے حکم کے ساتھ بہتا ہے۔ تو فوراً بہنا شروع کردے۔ یہ رقعہ حضرت عمرؓ کا عمرا بن العاصؓ نے جب دریائے نیل میں ڈالا۔ تو چند منٹوں کے بعد اس کا پانی زور سے بہنا شروع ہوگیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں سترہ

Marfat.com

ہاتھ تک پانی بڑھ گیا۔

حدیث حضرت ابوہریرہؓ میں نعاً آیا ہے۔ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَءْ فِیْهِ بِبِسْمِ اللّٰہِ فَهُوَ اَجْذَمُ ہر اہم کام جو بغیر بسم اللہ شریف سے شروع کیا جاوے بے برکت ہے۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس دعا کے اوّل میں بسم اللہ شریف ہوتی ہے۔ وہ دعا پھیری نہیں جاتی۔

حضرت علیؓ نے ایک شخص کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ اس کو بنا سنوار کر لکھ۔ ایک شخص نے اس کو بنا کر لکھا تھا وہ بخش دیا گیا۔

ابن عباسؓ نے کہا ہے۔ کہ لوگ ایک آیت کتاب سے بالکل غافل ہیں۔ حالانکہ وہ آیت سوائے نبی کریمؐ کے اور کسی نبی پر نہیں نازل ہوئی۔ مگر سلیمانؑ پر۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ جو شخص چاہے۔ کہ ۱۹ زبانیہ دوزخ سے نجات پاوے۔ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ جس کے کل ۱۹ حروف ہیں۔ ہر حروف کے بدلے ایک زبانیہ دوزخ سے نجات پاوے گا۔

حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایک قافلہ کفّار کا محاصرہ کیا تھا۔ اہل حصین نے کہا کہ تمہارا یہ اعتقاد ہے کہ دین اسلام حق ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو ہم کو کوئی اپنی صداقت کی دلیل دکھاؤ۔ جسے دیکھ کر مسلمان ہو جاویں حضرت خالدؓ نے فرمایا۔ اچھا تم میرے پاس سم قاتل لاؤ۔ وہ پیالے میں زہر لائے۔ حضرت خالدؓ نے پڑھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور برداشتے یہ پڑھا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور زہر کے پیالے کو پی گئے۔ مگر آپ کو اس زہر کا کوئی اثر نہ ہوا۔ حضرت خالدؓ صحیح سلامت کھڑے رہے۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر ان لوگوں نے کہا۔ بے شک یہ دین حق ہے اور سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے دس ہزار نیکیاں لکھتا ہے۔ اور دس ہزار گناہ معاف کرتا ہے اور دس ہزار درجے بلند کرتا ہے عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِؓ عَنْ حَضْرَةِ الرِّسَالَةِ ؐ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَهٗ عَشْرَ اٰلَافِ حَسَنَةٍ وَّمَحٰی عَنْهُ عَشْرَةَ اٰلَافِ سَیِّئَةٍ وَّرَفَعَ

Marfat.com

لَهٗ عَشْرَ اٰلَافِ دَرَجَۃٍ ۔ قَالَ النَّبِیُّ ؐ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَرَّۃً لَمْ یَبْقٰی مِنْ ذُنُوْبِہٖ ذَرَّۃً ۔

حضور اکرم ؐ نے ارشاد فرمایا ۔ جو شخص ایک مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھتا ہے تو اس کے گناہوں میں سے ایک ذرہ بھر گناہ نہیں رہتا ۔ مگر محدثین کے نزدیک یہاں گناہ سے صغیرہ گناہ مراد ہیں ۔

حضور اکرم ؐ نے ارشاد فرمایا ۔ اِذَا قَالَ الْعَبْدُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَذُوْبُ الشَّیْطٰنُ کَمَا یَذُوْبُ الرَّصَاصُ فِی النَّارِ ۔ جس وقت کوئی شخص بسم اللہ شریف پڑھتا ہے ۔ تو شیطان ایسا پگھل جاتا ہے جیسے سیسہ آگ میں پگھل جاتا ہے ۔

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے ۔ کہ جناب رسول خدا ؐ نے فرمایا ۔ کہ جب بنی آدم پیشاب یا پاخانہ کے لئے یا اپنی عورتوں سے صحبت کرنے کے واسطے برہنہ ہوتے ہیں ۔ تو شیطان اور جن ان کے سب کاموں میں خلل ڈالتے اور ستاتے ہیں ۔ مگر جب بسم اللہ شریف پڑھ کر برہنہ ہوتے ہیں ۔ خواہ مرد ہو یا عورت پھر ان میں اور شیطان وجنوں میں ایک آڑ ہو جاتی ہے ۔ پھر ان کے بدن کو کوئی نہیں دیکھ سکتا ۔ اور نہ کوئی اپنا دخل کر سکتا ہے ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا ۔ طُوْبٰی لِمَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کَیْفَ یَنْغَمِسُ غَدًا فِیْ جَنَّتِ النَّعِیْمِ ۔ کیا خوب ہے وہ شخص جس نے بسم اللہ شریف پڑھی اچھی طرح سے قیامت کے دن رحمت الٰہی میں ڈوبے گا یعنی اس کو بہشت کی بے حد نعمتیں ملیں گی ۔

حضرت عمر فاروق رضؓ فرماتے ہیں ۔ لَوْلَا التَّسْمِیَۃُ لَھَلَکَ الْبَرِیَّۃُ ۔ اگر نہ ہوتی بسم اللہ شریف تو ہلاک ہو جاتی مخلوقات ۔

جناب ذوالنورین رضؓ نے فرمایا ۔ مَنْ قَالَ فِیْ عُمْرِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ مَرَّۃً لَمْ یَبْقٰی مَعَاصِیَتِہٖ ذَرَّۃً ۔ جس نے پڑھ لی بسم اللہ شریف عمر بھر میں ایک بار اس کے گناہ ذرہ بھر باقی نہ رہیں گے ۔ یہاں بھی گناہ سے مراد صغیرہ گناہ ہیں ۔

جب مالک داروغہ جہنم چاہتا ہے کہ کسی فرشتہ کو طبقات دوزخ میں کسی شخص پر عذاب شدید کرنے کے لئے بھیجے تو پہلے اس فرشتے کی پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دیتا ہے پھر وہ فرشتہ دوزخ کے ہر ایک طبقہ میں بخوبی چلتا پھرتا ہے ۔ اور دوزخ کی آگ اس

Marfat.com

پر کچھ اثر نہیں کرتی۔ لہذا خداوند کریم ان مسلمانوں کو ضرور دوزخ کی آگ سے بچا دے گا جو بسم اللہ شریف کے پڑھنے والے ہیں۔

حکایت۔ صولت فاروقی میں منقول ہے۔ کہ قیصر روم نے بعد اسلام قبول کرنے کے جناب فاروق اعظم حضرت عمر بن خطابؓ کے حضور میں عرض پیش کی۔ کہ میرے سر میں شدت سے درد رہتا ہے۔ کوئی علاج فائدہ نہیں کرتا۔ آپ نے ایک سیاہ ٹوپی سلوائی۔ اور اس کے پاس بھجوا دی۔ اور اس کو لکھا کہ اسے اوڑھے رہا کرو۔ قیصر نے اس ٹوپی کی آمد سن کر استقبال کیا اور بڑی تعظیم سے لے کر بطور تاج کے سر پر رکھا۔ اسی وقت درد کافور ہو گیا۔ جب تک قیصر اس ٹوپی کو پہنے رہتا۔ درد سر کسی طرح بھی نہ ہوتی۔ اور جب اتار ڈالتا۔ تو پھر درد ہونے لگتا۔ قیصر کو تعجب آیا آخر ایسی بات کا کھوج لگا لیا۔ تو دیکھا کہ اس ٹوپی میں ایک پرچہ کاغذ کا پلٹا ہوا ہے۔ اور اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہے جس کی برکت سے درد نہ ہوتا تھا۔ اس واقعہ کو دیکھ کر وہ سچا مسلمان ہو گیا۔ اس واقعہ سے بھی یہی معلوم ہوا کہ بسم اللہ شریف ہر درد اور ہر مرض کی دوا ہے۔

مکاتیب صغیرہ میں منقول ہے۔ کہ حضرت بشر حافیؒ ابتدائے حال میں ایک دن شراب خانہ کی طرف جاتے تھے۔ راہ میں ایک کاغذ کا پرچہ پڑا پایا۔ جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا تھا۔ یہ دیکھ کر اسے آنکھوں سے لگایا۔ نہایت تعظیم و تکریم سے اس کو طہارت دے کر ان کے پاس صرف دو درہم تھے اس کی خوشبو منگوا کر اس کاغذ کو دھونے کے بعد معطر کیا چوم کے طیب اور پاک جگہ میں رکھ دیا۔ پھر شراب خانہ میں جا کر خوب شراب پی کر نشہ میں بدمست ہو کر سو رہے۔ ادھر خداوند کریم کی طرف سے حضرت خواجہ حسن بصریؒ کو الہام ہوا۔ کہ جلد مے خانہ میں جا کر بشر حافیؒ کو سلام دو اور ہمارے در رحمت پر اس کو اٹھا لاؤ۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ بموجب حکم احکم الحاکمین اسکو خوشخبری سنانے کو چلے۔ غرضیکہ جب آپ مے خانہ میں پہونچے تو مے کشوں نے آپ کو دیکھ کر کہا۔ کہ اے شیخ آپ یہاں کیوں تشریف لائے۔ بیگانوں کی صحبت سے آپ کو کیا غرض ہے۔ شیخ نے کہا۔ کہ سچ کہتے ہو۔ اور کہا۔ کہ میں خود نہیں آیا ہوں۔ جو خود چلا جاؤں۔ خداوند کارساز نے بشرؒ کے لینے کو یہاں بھیجا ہے۔ وہ کدھر ہے۔ لوگوں نے آپ کو بتلایا تو آپ بشر کے پاس گئے۔ آپ نے اس کو نشہ میں چور اور غافل پایا۔ آخر ہوشیار کر کے اپنے

Marfat.com

ساتھ لے آئے۔ پھر شیخ نے بشر کو بشارت دی۔ کہ غیب سے یہ ندا آئی۔ اے بشر تو نے میرے نام کی بزرگی کی میں نے تجھ کو بڑھایا۔ تُو نے میرے نام کو پاک کیا۔ میں نے تجھ کو گناہوں سے پاک کیا۔ اور معطر کیا اپنی خوشبو سے۔ (مثنوی)

ہر کہ عزت تسمیہ را مے نہد — حق بخاصانِ خویش شامل مے کند

روضتہ الاصفیا میں لکھا ہے۔ کہ مکہ معظمہ میں ایک مجاور تھا۔ صائم الدہر۔ قائم الیل۔ روزہ نماز کے سوا کبھی اس کو کسی نے دنیا کا کام کرتے نہیں دیکھا۔ بلکہ کسی نے اسے کبھی کھاتے اور پیتے بھی نہیں دیکھا اور نہ سُنا۔ افطار کے وقت ایک کاغذ کا پرچہ اپنی جیب سے نکال کر اسے خوب دیکھ بھال کر اپنی جیب میں رکھ لیتا تھا۔ جب اس نے انتقال کیا۔ غسل دینے والے نے اس پرچے کو اس کی جیب سے نکال لیا۔ اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی تھی۔ اس کی قوت اور زور پر اس شخص کی زندگی تھی۔ کھانے پینے سے کچھ مطلب نہ تھا دیکھنے والوں کو اس بات سے نہایت تعجب ہوا۔ کہنے والے نے غیب سے باآواز بلند فرمایا۔ اے تعجب کرنے والو! تم تعجب نہ کرو۔ کیونکہ ہم نے اپنی الوہیت سے اس کی پرورش کی اور ہم نے اپنی رحمانیت سے اس کو توفیق دی اور ہم نے اپنی رحمت سے اس کو بخشا۔ (مثنوی)

ہر کرا شد تسمیہ تعویذ جاں — مے دہد از عشق خدا خود را جاں

اسرار الفاتحہ میں لکھا ہے۔ کہ ایک اعرابی نے جناب رسول مقبول ﷺ کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں بڑا گنہگار ہوں خداوند کریم سے میرے واسطے مغفرت مانگیے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کر۔ وہ ارحم الرحمین تیرے گناہ بخش دے گا۔ اس اعرابی نے متعجب ہو کر کہا۔ اتنا ہی سا یارسول اللہ کلمہ اور اتنی بخشش جناب رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو مسلمان مرد ہو یا عورت سچے یقین سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا وظیفہ پڑھے گا۔ تو پاک پروردگار اس بندہ کو اپنے فضل و کرم سے دوزخ سے آزاد کرے گا۔ (مثنوی)

تسمیہ را وردِ جاں باید مدام — آتشِ دوزخ کند بر خود حرام

اسرار الابرار میں عبداللہ بن عمر فاروق رضؓ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ کہ جبل الرحمت نام بہشت میں ایک پہاڑ ہے اس کی چوٹی پر تحیتہ السلام

Marfat.com

ایک شہر مشہور ہے۔ اس میں ایک بالا خانہ قصر السرور ہے اور اس قصر میں ایک کمرہ ہے۔ بیت الخلیل۔ اس کے چار ہزار دروازے ہیں۔ وہ مکان بسم اللہ شریف کے پڑھنے والوں کو ملے گا۔ وہاں سے وہ لوگ بے تکلف اور بے حجاب جس دروازہ سے چاہیں گے۔ اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے۔ اور دیدار الٰہی ہمیشہ ان لوگوں کو ہوا کرے گا۔

جب حضور اکرمؐ معراج شریف کے لئے تشریف لے گئے۔ تو بہشت پر چار نہریں دیکھیں۔ جن کا ذکر قرآن پاک میں آتا ہے۔ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۔ اس میں نہریں ہیں پانی کی۔ جس میں بدبو بھی نہیں آتی۔ اور نہریں ہیں۔ دودھ کی۔ جس کا مزہ نہیں بدلتا۔ اور نہریں ہیں شراب کی جس میں مزہ ملتا ہے پینے والوں کو۔ اور نہریں ہیں۔ شہد کی جو بالکل صاف کیا ہوا ہے۔ حضرت جبرائیلؑ سے حضورؐ نے دریافت کیا۔ وہ کہاں ہیں۔ اور کہاں جاتی ہیں حضرت جبرائیلؑ نے عرض کیا۔ حضورؐ مجھ کو اتنا معلوم ہے کہ وہ بہشت میں جاتی ہیں۔ اور حوض کوثر میں جا گرتی ہیں۔

حضرت سُلطانُ العارفین سُلطان باہُو فرماتے ہیں!

(ب) بسم اللہ ہے اسم اللہ دا ایہہ بھی گہناں بھارا ہو
نال شفاعت سرور عالم چھٹسی عالم سارا ہو
حدوں بیحد درود نبی تے جس دا ایڈ پیارا ہو
میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں ملیا نبی سہارا ہو

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ط

نوٹ:۔ یہ تسبیح یہاں اس لئے تحریر کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے علاوہ بھی اسے پڑھے گا۔ تو خداوند کریم اس کے گناہوں کے بوجھ کو اس سے دور فرما دیں گے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تشریحات:- اس دعا کا آغاز اللہ کے نام سے ہوتا ہے۔ اللہ کے معنی کامل مطلق ذات۔ پس اللہ اپنی ذات کے کمال کے لئے غیر کا محتاج نہیں۔ وہ کچھ بنائے یا نہ بنائے۔ بہر صورت اپنے آپ میں کامل مطلق ہے۔ ہاں جب وہ اپنی آزاد مرضی سے خارجی اشیاء کو پیدا کرتا ہے۔ تو اس کا تعلق خارج کے ساتھ رحمانیّت اور رحیمیت کا ہوتا ہے اس نے پیدا کرنے سے جو اپنی رحمت کو اپنے ذمے لیا ہے۔ کسی نے اسے مجبور نہیں کیا۔ کَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ

رحمٰن وہ ہے جو سامان رحمت کو اپنی مخلوق کے لئے پیدا کرے اور انہیں ہر حالت میں کام کرنے کے لائق فطری یا الہامی ہدایت کرے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رحمٰن کا اطلاق کسی مخلوق پر قطعاً جائز نہیں۔ قرآن مجید کی ایک خصوصیت ہے۔ کہ اس میں اللہ اور رحمٰن جیسے خاص نام موجود ہیں۔ جو سوائے خدا کے کسی اور پر نہیں لگ سکتے۔ یہ بات شرک سے بچانے کے لئے اشد ضروری ہے۔ جو نام دوسروں پر بھی لگ سکتے ہوں۔ اگر ان میں قرینہ تو یہ نہ ہو۔ تو لوگ انہیں جدھر چاہیں لگا سکتے ہیں۔

رحیم وہ ہے جو ان سامانوں اور ہدایتوں کے مطابق کوشش کرنے والے کی کوششوں کو ضائع نہ ہونے دے۔ بلکہ انہیں بارور کرے۔ اور اگر بندہ آلودہ عصیاں اور کاہل پسند ہو جائے۔ تو اسے دکھ دے کر پھر صاف کرے۔ جگائے اور ابھارے۔ مخلوق پر مصائب اس لئے آتے ہیں۔ اور ان کے کمال اس لئے سلب ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ کمالات ان کے ذاتی نہیں ہوتے۔ اس لئے سورہ فاتحہ اپنے بندوں کو تعلیم فرمائی۔ کہ اس کے ذریعہ سے خدا سے دعا کریں۔ جو پہلی بسم اللہ شریف کے بعد پارہ اوّل میں آتی ہے۔

امام غزالیؒ نے فرمایا۔ کہ برائے طلب حاجات بسم اللہ شریف بارہ ہزار دفعہ

Marfat.com

اس ترکیب سے ختم کرے۔ پہلے دوگانہ نماز نفل ادا کرے۔ اور پھر ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھے۔ اور حاجت طلب کرے۔ پھر دوگانہ نفل ادا کرے اور ایک ہزار بار بسم اللہ شریف پڑھ کر حاجت طلب کرے اسی طرح سے ۲۴ نفلوں میں بارہ ہزار مرتبہ بسم اللہ شریف ختم کرے اور دعائیں کرتا جاوے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کی حاجت پوری کرے۔

حضرت شیخ محی الدین قدسیؒ نے فرمایا۔ کہ میری وصیت یاد رکھو۔ کہ ہر کام و کلام کے اوّل بسم اللہ شریف کو مفتاح بناؤ۔ جلوس و قعود و قیام و پیام۔ سونا۔ وضو۔ نماز۔ دن رات میں جو کوئی یہ کام بالالتزام کرے گا۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے سکرات الموت و سوال منکر نکیر اس پر آسان کرے گا۔ اور قبر اس کی کشادہ ہوگی۔ اور قیامت کے دن قبر سے گورا چٹا نورانی نکلے گا۔ اور حساب اس کا آسان ہوگا۔ اور میزان اس کی بھاری ہوگی۔ اور پل صراط پر سے بھی ہر طرح سے گزر جائے گا۔ اور بہشت میں مغفرت اور بخشش سے داخل ہوگا۔ جیسا کہ خواص القرآن میں لکھا ہے۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا۔ رسول خداؐ نے جس کو کوئی حاجت در پیش ہو۔ وہ تین روزے بدھ۔ جمعرات اور جمعہ کے رکھے۔ جب نماز جمعہ کے لئے غسل کرے اور مسجد کی طرف جائے۔ تو جانے سے پہلے تھوڑا بہت صدقہ دے تو بہتر ہے ورنہ خیر۔ جب نماز جمعہ ادا کر چکے۔ تو یہ دعا پڑھے۔

إِنِّي أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْقَوِيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ الَّذِيْ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْأَبْصَارُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ وَذَرَفَتْ مِنْهُ الْعُيُوْنُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّأَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ۔ اس جگہ اپنی حاجت کا نام لیوے۔ اور فرمایا۔ بیوقوفوں کو اس دعا کی تعلیم نہ کریں۔ کہ وہ لوگ ناحق بددعا کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ عیسیٰ ابن مریمؑ کو ان کی والدہ ماجدہ نے معلم کے سپرد کیا۔ معلم نے حضرت عیسیٰؑ سے کہا۔ کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیا ہے معلم نے کہا مجھے علم نہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا۔ ب سے مراد بہاءِ الٰہی ہے اور س سے سناءِ الٰہی ہے اور میم سے مملکت الٰہی ہے یعنی اللہ سب کا معبود اور مالک ہے۔

Marfat.com

وہی دنیا میں کافروں اور مسلمانوں پر رحم کرنے والا ہے اور آخرت میں صرف مسلمانوں پر رحم کرنے والا ہے۔

(نوٹ) اس حدیث سے ثابت ہوا۔ کہ خداوند کریم نے حضرت عیسیٰ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم کی عظمت سے آگاہ فرمایا تھا۔ مگر نزول کے لحاظ سے یہ آیت حضور اکرمؐ پر خصوصی طور پر قرآن کے ساتھ نازل ہوئی۔

دارقطنی نے ابن عمرؓ سے رفعاً روایت کیا ہے۔ کَانَ جِبْرِیْلُ اِذَا جَاءَنِیْ بِالْوَحْیِ اَوَّلُ مَا یُلْقِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جب بھی حضرت جبرائیلؑ میرے پاس وحی لے کر آتے تھے تو سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کا حکم فرماتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عثمانؓ نے نبی کریمؐ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بابت پوچھا۔ تو حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ ھُوَ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبَیْنَہٗ وَمَا بَیْنَ اِسْمِ اللّٰہِ اَکْبَرُ اِلَّا کَمَا بَیْنَ سَوَادِ الْعَیْنِ وَبَیَاضِھَا مِنْ قُرْبٍ ٥
بسم اللہ شریف اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے بہت بڑا اسم ہے۔ اور درمیان اسم اللہ کے اور درمیان ذات خداوندی کے ایسا قرب ہے جیسے کہ آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں قرب ہے۔

ابن عباسؓ سے شعبیؒ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اسم اعظم الٰہی کہا ہے۔

ایک مرد صالح نے کہا۔ کہ جو کوئی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ۶۲۵ مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔ اس کو اللہ تعالیٰ ہیبت عظیم عطا فرما دے گا۔ اور کوئی شخص اس کو ستا نہ سکے گا۔

حضرت علیؓ رفعاً کہتے ہیں۔ اِذَا وَقَعْتَ فِیْ وَرْطَۃٍ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَصْرِفُ بِھَا مَا یَشَاءُ مِنْ اَنْوَاعِ الْبَلَاءِ یا کہ جب تم کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ۔ تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ لیا کرو۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ رفع کر دیتا ہے ان کلمات کی برکت سے جو کچھ چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مختلف انواع مصیبتوں سے۔

خداوند کریم نے ۱۰۰ صحیفے اور چار کتابیں نازل فرمائی ہیں۔ ان میں سے بروایتے ساٹھ صحیفے حضرت شیث علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ اور تیس حضرت ابراہیمؑ پر اور دس

Marfat.com

حضرت موسیٰؑ پر توریت کے نازل ہونے سے پہلے۔ توریت حضرت موسیٰؑ پر۔ زبور حضرت داؤدؑ پر۔ انجیل حضرت عیسیٰؑ پر اور قرآن پاک حضور اکرم حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا قرآن پاک تمام آسمانی کتابوں کا مجموعہ و نچوڑ ہے۔ اور قرآن پاک کا نچوڑ سورۂ فاتحہ ہے۔ اور سورۂ فاتحہ کا نچوڑ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے۔ اور بسم اللہ کا نچوڑ حرف بامیں ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے۔ بِیْ مَاکَانَ وَبِیْ مَایَکُوْنُ ۔ یعنی میرے ہی ساتھ تھا۔ وہ جو تھا۔ اور میرے ہی ساتھ ہے وہ جو ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ جس وقت بسم اللہ شریف نازل ہوئی۔ تو اس کے نزول پر عرش عظیم ہلا۔ اور ملائکۂ دوزخ نے یہ کہا تھا۔ کہ جس نے بسم اللہ شریف کو پڑھا وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ اس میں انیس حروف ہیں۔ اور ملائکہ دوزخ بھی انیس ہیں۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں۔ کہ جس کو منظور ہو۔ کہ موکلین دوزخ سے نجات حاصل کرے اس کو بسم شریف کثرت سے پڑھنی چاہیئے۔

جب بسم اللہ شریف نازل ہوئی۔ تو ابر مشرق کی طرف بھاگا تھا۔ اور ہوا ٹھہر گئی تھی۔ اور سمندر چڑھ آیا تھا۔ اور جانور گردن جھکا کر خاموش ہو گئے۔ اور شیطان کو آسمان سے شہاب ثاقب مارے گئے تھے۔ اور خداوند تعالےٰ نے قسم کھائی تھی کہ جب میرا نام کسی مریض پر دم کیا جائے تو شفا ہوگی۔ اور جو کوئی کثرت سے اس کا ذکر کرے گا۔ اسے عالم علوی وسفلی میں عظمت و ہیبت نصیب ہوگی۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جسے کوئی حاجت درپیش ہو۔ وہ بدھ۔ جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے پھر صبح کو غسل کرکے جامع مسجد میں جائے۔ اور مساکین کو کچھ خیرات کرے اور بعد نماز جمعہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ .... الخ

آخر آیت تک پھر یہ آیت پڑھے۔ اَلَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَ وَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ وَاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ اور پھر اپنی حاجت کا نام لے خداوند کریم اپنے فضل وکرم سے اس کی اس حاجت کو پورا کرے گا۔

Marfat.com

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اور اسم اعظم میں اتنا فرق ہے جتنا آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں فرق ہے۔

جو شخص بسم اللہ شریف اس کے عدد کے برابر یعنی ۷۸۶ مرتبہ سات روز تک پڑھے گا۔ جو کچھ نیت رکھتا ہو گا پوری ہوگی۔ اور رات کو سوتے وقت اکیس مرتبہ پڑھنے سے شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ جو شخص طلوع آفتاب کے وقت آفتاب کے مقابل ہو کر ۳۰۰ مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۳۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ خدا اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا۔ جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو گا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے وضو کے وقت بسم شریف نہ پڑھی۔ اس کا وضو نہیں ہوا۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص سفر کو جاوے۔ تو وہ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھے۔

خواص بسم اللہ میں حضور سے وارد ہے۔ کہ جو شخص صبح اٹھ کر تین بار بِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ وہ دوسرے روز صبح تک ناگہانی بلا سے محفوظ رہے گا اور ایک روایت میں ہے کہ فالج سے محفوظ رہے گا۔

روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ کو ایک شخص نے زہر قاتل کا پیالہ دیا۔ اور کہا۔ کہ اگر ان کلمات کی تاثیر ٹھیک ہے تو اس زہر کو پی لو۔ اس وقت بہت سے صحابہؓ وہاں موجود تھے آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اس زہر کو پی لیا۔ اور آپ کو کوئی نقصان نہ ہوا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ آپ نے یہ کلمات کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ

پھر اس زہر کو پی لیا۔ اور صحیح سلامت وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ صرف پسینہ آ کر سب زہر بہہ گیا۔

تراویح کی نماز میں ختم قرآن کے وقت سورۂ اخلاص کو با بسم اللہ شریف بلند آواز سے پڑھنا چاہیئے۔ اور پھر سورۂ والناس کے بعد الحمد شریف اور سورۂ بقر کو الٓمّٓ سے شروع کر کے مُفْلِحُوْنَ تک پڑھنا چاہیئے۔ اس طرح ایک دفعہ تمام قرآن کے ختم میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پھر

Marfat.com

سے پڑھنی چاہیئے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر کام کے کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھی جاوے یعنی اس پرندا کا نام لینا چاہیئے۔ تاکہ اس کام میں برکت ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کی مدد شامل حال رہے ہر کام سے پہلے اللہ کا نام لینے کی عادت کرنے سے آدمی پھر کوئی برا کام نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ تعالےٰ کو اس کام پر اس لئے پکارا جاتا ہے۔ تاکہ اس کی مدد شامل حال رہے گناہ کے کام پر بسم اللہ شریف پڑھنا سخت گناہ ہے۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے۔ جو سوائے حضرت سلیمانؑ کے کسی اور پیغمبر پر نازل نہیں ہوئی۔ اور وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ جو اہم کام بغیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے شروع کیا جاتا ہے۔ وہ ناقص اور نا تمام رہتا ہے۔ یعنی اس میں برکت نصیب نہیں ہوتی۔ اگرچہ وہ بظاہر مکمل معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عثمانؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ شریف کا حال پوچھا۔ حضور نے فرمایا۔ یہ اللہ کے اسما میں سے ایک نام ہے۔ اور بسم اللہ اور اسم اعظم میں ایسا قرب ہے جیسا کہ آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں۔

ابن مسعودؓ کہتے ہیں۔ جو شخص دوزخ کے انیس موکل فرشتوں سے بچنا چاہے تو اسے چاہیئے۔ کہ بسم اللہ شریف پڑھے۔ ہر ہر حرف اس کا ایک ایک موکل کا سپر ہو جائے گا۔

حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابو ہریرہؓ جب تم وضو کرنے بیٹھو۔ تو پہلے بسم اللہ شریف پڑھو۔ کیونکہ وضو سے فارغ ہونے تک تمہارے لئے فرشتے نیکیاں ہی لکھتے رہیں گے۔ اور اپنی بی بی سے صحبت کے وقت بھی بسم اللہ شریف پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ جب تم غسل کرو گے تمہارے واسطے نیکیاں ہی لکھتے رہیں گے اور اس صحبت سے جو تمہارے ہاں بچہ پیدا ہوگا۔ اس کے سانس کی مقدار اور اس کی اولاد کی اولاد کے سانسوں کی مقدار کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ہر کام بسم اللہ سے کیا کرو۔ اور جب تم سواری پر سوار ہو۔ تو بسم اللہ شریف اور الحمد للہ۔ پڑھ لیا کرو تمہاری سواری کے ہر ہر قدم کی مقدار تمہارے

Marfat.com

لئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔

امام رازیؒ کہتے ہیں۔ کہ علما کا اجماع ہو چکا ہے۔ کہ ہر کام کے شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا مستحب ہے۔ ایسا ہی ابن کثیر کہتے ہیں۔ کہ ہر کام اور ہر بات کے اوّل بسم اللہ کہنا مستحب ہے جیساکہ کتاب لکھے شروع میں، پاخانہ جاتے وقت، وضو کے شروع میں، ذبح کے وقت، کوئی شے کھانے پینے کے وقت، اپنی بی بی سے جماع کرتے وقت، شکاری جانور کو شکار پر چھوڑتے وقت، پھر اگر کوئی شخص قصداً ترک کر دے۔ تو امام شافعیؒ کے نزدیک اس کا کھانا حلال ہے مگر امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں۔ کہ اگر بھول کر بسم اللہ نہیں پڑھی ہے۔ تو شکار حلال ہے ورنہ حرام امام مالکؒ کے نزدیک بھول جانے کی صورت میں مختلف روایتیں ہیں۔

امام احمد بن حنبل عمداً اور سہواً ترک کرنے پر شکار کو حرام بتاتے ہیں

مدینے اور بصرے کے قاری اور امام اعظمؒ اور کوفہ کے فقہا کا یہ مذہب ہے کہ بسم اللہ نہ سورہ فاتحہ کا جزو ہے نہ کسی اور سورت کا بلکہ تبرکاً ہر سورہ کا آغاز اسی سے ہوا ہے اور بسم اللہ داخل قرآن ہے اور بسم اللہ کے جزو فاتحہ نہ ہونے کی دلیل یہ حدیث ہے جو انسؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ اکرمؐ اور حضرت ابو بکرؓ اور جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں۔ ان میں سے کسی نے بسم اللہ کو بلند آواز سے نہیں پڑھا۔ (من تفسیر مظہری)

قرأت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا جمہور کے نزدیک سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یعنی جب تو قرآن مجید پڑھنا چاہے تو پہلے شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگ۔

ابن کثیر کہتے ہیں کہ سبب لغو۔ رفث۔ اور فسوق سے منہ پاک ہو جاتا ہے۔

۱۔ شمس المعارف میں ہے کہ جو شخص بسم اللہ شریف کو ۶۰۰ مرتبہ لکھ کر اپنے پاس بطور تعویذ رکھے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کا رعب اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دے گا۔ شیخ ابو بکر سراجؒ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے۔ کہ کوئی اسے ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ یہ تجربہ سے صحیح نکلا ہے۔

۲۔ حاجت برآری کے لئے بسم اللہ کو بارہ ہزار مرتبہ اس طرح پڑھے کہ جب ایک ہزار ہو جاوے۔ تو دو رکعت نمازِ نفل پڑھ کر اپنی حاجت کے لئے دعا کرے پھر بسم اللہ شریف

Marfat.com

پڑھنا شروع کر دے۔ ایک ہزار ہونے پر اسی طرح دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ غرضیکہ اس طرح بارہ ہزار مرتبہ پڑھے۔ خدا چاہے اس کی حاجت پوری ہو گی۔

۳۔ درد سر کے لئے قیصر روم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں درد سر کی شکایت کی۔ آپ نے ایک ٹوپی سلوا کر بھیج دی۔ جب تک وہ ٹوپی سر پر رہتی۔ درد کو سکون رہتا۔ اور جب اسے اتارتا۔ تو پھر درد ہونے لگتا۔ اسے تعجب ہوا۔ اور اسے کھول کر دیکھا۔ تو فقط اس میں بسم اللہ شریف لکھی دیکھی۔

۴۔ بخار کے لئے بخار والے کے گلے یا بازو میں بسم شریف لکھ کر باندھ دے۔ خدا چاہے تو بخار جاتا رہے گا۔ فقیہ محمد مازنی اپنا تجربہ ظاہر کرتے ہیں۔

(کتاب الفوائد فی العمل والفوائد)

۵۔ بچھو کے کاٹے کے لئے بسم اللہ کو بارہ مرتبہ مٹی کے پاک ڈھیلے پر اس طرح پڑھے۔ کہ پہلے ایک دفعہ پھر تین دفعہ پڑھ کر دم کرے۔ اور جہاں تک لہر چڑھ گئی ہو۔ وہاں تک حلقہ دے پھر جہاں تک لہر اترتی جائے۔ وہیں تک اس ڈھیلے سے حلقہ دیتا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً نفع ہو گا۔

۶۔ جملہ مہمات اور دشمنوں پر فتح پانے کے لئے یہ تعویذ بسم اللہ شریف کا مفید ہے۔

۷۸۶

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

۷۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ دعا کے جلد قبول ہونے کے لئے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان انیس دفعہ پڑھے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنی اصلاح حال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین۔ خاکسار محمد فیروز خاں عفی عنہ،

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا مطلب اور معانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا مطلب یہ ہے کہ میں اس خدائے بزرگوار کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو تمام صفاتِ کمالیہ کا جامع ہے۔ تمام عیوب ونقائص سے پاک ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ تمام عالم کا مبداء اور پیدا کرنے والا ہے۔ واحد و یکتا ہے اور بلا کیف وکم مکان وزمان جگہ اور مکان سے پاک ہے اس نے ہمکو پیدا کیا۔ جسمانی اور روحانی نعمتیں ہم کو عطا کیں اس کا فیض عام ہے چرند، پرند، درند کافر مسلم زندیق موحد سب اس کے خوان نعمت کے پروردہ ہیں لیکن آخر میں اس کی نعمتوں سے فیض یاب ہونے والے اور رحمت عامہ سے فائدہ اٹھانے والے صرف موحد مسلمان ہوں گے کافروں کو اس روز دامن نعمت میں پناہ نہ ملے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نکتہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تین نام ہیں اللہ، رحمٰن، رحیم۔ جو کہ اسمائے الٰہی ہیں ان تین ناموں کے اختیار کرنے میں یہ حکمت ہے کہ سب کام انہیں تین امروں پر موقوف ہیں۔

اول:۔ اسباب ضروریہ کا جمع کرنا سو یہ بات اسم اللہ سے حاصل ہوتی ہے جو ذات باری کا ذاتی نام ہے اور جمیع صفات الٰہی پر دلالت کرتا ہے۔

دوم:۔ ان اسباب کا ابتدا سے انتہا تک باقی رکھنا۔ سو یہ اسم رحمٰن سے ہے کہ سارے عالم کی بقا اس سے وابستہ ہے۔

سوم:۔ ان اسباب کو با اثر و با نتائج ثابت کرنا سو یہ اسم رحیم سے ہے کیونکہ شان رحیمی ہے کہ اپنے عاجز بندوں کے سفر کو رائیگاں نہ کرے۔

حاصل مطلب پوری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا یہ ہوا کہ اللہ کے نام سے شروع جو جامع جلال وجمال اور مجمع جمیع صفات کمال اور مقام الوہیت میں منفرد اور وجود عالم کی علت حقیقی اور نہایت ہی وسیع الرحمۃ اور بقائے عالم کا اصل اور بغیر غرض کے احسان کرنے والا اور اپنے عاجز بندوں پر نہایت شفقت کرنے والا ہے۔

اسم اللہ اور رحمٰن کا کسی اور پر بولنا جائز نہیں اس لئے دونوں کا متصل ہونا مناسب تھا کفار مکہ

Marfat.com

ذات برحق کے لئے اسم رحمٰن کو تسلیم نہیں کرتے تھے اور یہ ان کی سخت غلطی تھی کیونکہ رحمٰن کے معنی ہیں وسیع الرحمۃ اسی وجہ سے اس نام کا مصداق سوائے ذات خداوندی کے اور کوئی نہیں۔

رحمٰن خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو پہلی کتابوں میں مذکور ہے عرب کے لوگ اسے خدا کے ناموں میں نہیں جانتے تھے جھوٹے مکار اور عیاش مسیلمہ کذاب کو جس نے دعویٰ نبوت کیا تھا اپنی جہالت سے رحمٰن یمامہ کہتے تھے۔

رحمٰن کے معنی ہیں رحمت کی زیادتی پائی جاتی ہے کیونکہ اس کے حروف زیادہ ہیں اور زیادتی دو قسم کی ہوتی ہے۔کیف میں اور کیفیت میں۔اس بنا پر اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ رحمانیت کا اثر دنیا و آخرت ہر دو جہان میں ہے اور مومن و کافر مطیع و عاصی ہر ایک پر ہے اور رحیمیت کا اثر ایمان اور اطاعت سے وابستہ ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی چنانچہ قرآن میں خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا۔ پس اعانت کی تعیین کتب میں بھی اور کیفیت میں بھی زیادہ ہوئیں اس لئے صفت الرحمٰن ذات ہادی کے لئے بمنزلہ علم کے پایا گیا ہے اور اس کا اطلاق سوائے ذات برحق کے کسی دیگر پر جائز نہیں مانا گیا کیونکہ بخشش اور انعامات کی وہ شان جو رحمانیت کے متعلق ہے کسی دیگر میں نہیں ہے لیکن رحیم کا اطلاق انسان کے بھی وارد ہے چنانچہ خدانے حضور اکرمؐ کی شان میں فرمایا ہے۔ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ الرَّحِيْمُ" اور مومنین پر نہایت ہی مہربانی فرماتے ہیں۔

اللہ کا نام اسم اعظم ہے نزدیک تمام علماء کرام کے اور اولیائے عظام کے اس لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی عظمت بہت زیادہ ہے کیونکہ اس میں اسم اعظم شامل ہے اس لفظ میں کوئی نقطہ نہیں ہے اور اگر الف اس سے دور کریں تب بھی معنی دیتا ہے۔ جیسے لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔یعنی اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمینوں میں ہے۔ اور پھر اگر ل کو دور کر دیا جاوے تو جیسے لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔اسی کیواسطے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی اور اگر ل ثانی کو بھی دور کر دیا جائے تو بھی ہٗ معنی دیتا ہے جیسے لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنی اللہ کے سوا بندگی کے لائق کوئی نہیں۔

اللہ اور رحمٰن یہ دونوں نام یا اسم اللہ تعالےٰ کے لئے خاص ہیں کسی اور پر نہیں بولے جا سکتے۔ اَلرَّحْمٰنُ الَّذِیْ یرحم العباد فِی جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ مِنَ الْبِدَایَۃِ اِلَی النِّهَایَۃِ ہ یعنی رحمٰن وہ ہے جو تمام احوال میں ابتداء سے انتہا تک بندوں پر مہربانی کرے۔

الرحیم:۔یہ نام مشترک ہے جیسا کہ نبی کریم کو خدا نے قرآن پاک میں وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ الرَّحِيْمُ ہ فرمایا ہے یعنی مومنوں کے ساتھ بہت بخشش کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔رحیم وہ ہوتا ہے جو تھوڑا قبول

Marfat.com

کرے اور بہت دے فرمایا ہے ایک نیکی کے بدلے سات سو بلکہ اس سے بھی زیادہ عطا کرتا ہے۔ جو شخص اَلرَّحِیْم کے نام کا ورد کرتا ہے وہ اس کے دل کو نرم کر دیتا ہے۔ مراد خداوند کریم کی ذات ہے جو مومنوں کو قیامت کے دن ان کی تھوڑی نیکی کے بدلے بہت زیادہ عطا فرما دے گا۔

وضو۔ طہارت۔ غسل۔ تلاوتِ قرآنِ پاک۔ درسِ قرآن وحدیث۔ خطبۂ جمعہ۔ خطبۂ نکاح۔ خطبۂ عیدین۔ غسلِ میت نمازِ جنازہ۔ نمازِ پنجگانہ۔ نمازِ نوافل۔ نمازِ عیدین۔ کھانے پینے۔ قضائے حاجت۔ تیمم۔ شادی غمی۔ دفنِ میت۔ غسلِ تہجد غسل نماز غرضیکہ اسلام میں کوئی ایسا عمل نہیں جس میں شارع اسلام نے اس کے شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کے پڑھنے کا حکم نہ فرمایا ہو اس لئے ہر مسلمان عورت اور مرد کو کثرت سے بسم اللہ شریف پڑھنی چاہیے تاکہ اس کی برکت سے ان کے دین و دنیا کے تمام کام بخیر وخوبی سرانجام ہوں۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص گھر سے باہر نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ کہے تو شیطان اس سے عاجز آجاتا ہے اور یہ برکت بسم اللہ شریف اور دیگر کلمات پڑھنے والے پر اس کا کچھ مکر و فریب نہیں چل سکتا۔

حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک لاکھ مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھے حق سبحانہ تعالیٰ اس پر ساتوں دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔

اگر ہزار مرتبہ روزمرہ صبح کے وقت بسم اللہ شریف پڑھے تو سب مشکلات آسان ہوں۔

اگر ہزار مرتبہ مینہ کے پانی پر دم کر کے صبح کے وقت نماز کے بعد نہار منہ کسی کند ذہن کو پلائیں تو اس کا ذہن کھل جاوے۔

اگر ہزار مرتبہ بسم اللہ شریف کو سفید کاغذ پر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو دشمنوں کے نزدیک اس کی ہیبت ہو اور دوستوں کے نزدیک پیارا ہو اور لوگوں میں باعزت ہو اور اس پر خیرات کے دروازے کھل جائیں۔

اگر ستر بار بسم اللہ شریف لکھ کر میت کے کفن میں رکھا جائے تو وہ میت قبر کے عذاب سے محفوظ رہے اور منکر نکیر کے سوال وجواب اس میت پر آسان ہوں۔

اگر سانپ یا بچھو کاٹ جائے تو بسم اللہ شریف کے حروف مقطعات لکھ کر سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ لکھ کر اور پانی میں گھول کر پلائے تو اچھا ہو جائے مقطعات سے مراد بسم اللہ شریف کے تمام حروف علیحدہ علیحدہ لکھے ہیں۔

اگر بسم اللہ شریف کسی برتن میں لکھ کر برتن کو بارش کے پانی میں گھول کر پلائے تو مرگی والے کو صحت ہو تمام برتن پر بسم اللہ لکھے۔

اگر کوئی شخص یا رحمٰن یا رحمٰن ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر کسی ظالم کے سامنے جائے اور اس پر پھونکے یا لکھ کر پاس رکھے تو وہ دب جائے۔

Marfat.com

اگر الرحیم ۲۸۹ مرتبہ لکھ کر پاس رکھے جنگ میں محفوظ رہے درد سر والے کے لئے الرحیم کے حرف جدا جدا ۱۲ مرتبہ لکھ کر سر پر باندھے تو اللہ تعالےٰ اس کو شفا دے۔

کھانا کھانے کا بیان

حضور اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کھانے پر بسم اللہ شریف نہ پڑھی جاوے اس کھانے میں شیطان شریک ہو جاتا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا جب کوئی مکان میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ شریف پڑھتا ہے تو شیطان اس مکان اور کھانے میں شریک نہیں ہو سکتا۔

عمرؓ بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں بچہ تھا اور حضور کی پرورش میں تھا کھانا کھاتے وقت برتن میں ہر طرف ہاتھ ڈالتا تھا۔ حضور نے فرمایا بسم اللہ پڑھو داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور برتن کے جانب سے کھاؤ جو تمہارے قریب ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو بسم اللہ پڑھے اور اگر شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے تو یوں کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ یا بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ۔

لوگوں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم کھانا کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا۔ حضور نے فرمایا کہ شاید تم الگ الگ کھاتے ہو گے عرض کی یا رسول اللہؐ ہم الگ الگ کھاتے ہیں۔ فرمایا اکٹھے ہو کر کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو۔ برکت ہو گی۔

انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ جب کچھ کھائے یا پیئے تو یہ کہہ لے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پھر اس سے کوئی بیماری نہ ہو گی اگر چہ اس میں زہر ہو۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ جب کھانا کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے۔ اور جب پانی پیئے تو داہنے ہاتھ سے پیئے

حضور اکرمؐ نے فرمایا تین انگلیوں سے کھاؤ کیونکہ یہ سنت انبیاء ہے حضور بھی تین انگلیوں سے کھانا کھاتے تھے اور پونچھنے سے پہلے ہاتھ چاٹ لیتے تھے حضور اکرمؐ نے انگلیوں اور برتن کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

حضور نے فرمایا۔ کھانے کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں۔

Marfat.com

حضور اکرمؐ کھانا کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ٥ پڑھا کرتے تھے
حضور اکرمؐ نے فرمایا آدمی کے آگے کھانا رکھا جاتا ہے اور اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہوجاتی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ جب رکھا جائے بسم اللہ کہے اور جب اٹھایا جانے لگے الحمدللہ کہے۔
حضور اکرمؐ نے فرمایا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا محتاجی کو دور کرتا ہے کھانا کھانے سے پہلے جوتے اتار لو کہ سنت جمیلہ ہے اور تمہارے پاؤں کے لئے راحت ہے۔حضور اکرمؐ نے تکیہ لگا کر کھانے سے منع فرمایا ہے۔
حضور اکرمؐ کھانے میں کبھی عیب نہ نکالتے تھے خواہش ہوئی کھالیا ورنہ چھوڑ دیا۔
حضور اکرمؐ نے فرمایا پیٹ کے ایک تہائی حصہ میں کھانا ڈالو۔ایک تہائی میں پانی اور ایک تہائی ہوا اور سانس لینے کے لئے رکھو۔
حضور اکرمؐ نے فرمایا ڈکار کم کرو۔قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔
حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص چاندی اور سونے کے برتن میں کھاتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ اتارتا ہے۔

کھانے کے آداب

پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا۔کھانے سے پہلے ہاتھ گھٹنے تک دھوکر پونچھے نہ جائیں اور کھانے کے بعد ہاتھ رومال یا تولیے سے پونچھ لیں اور ہاتھ خود اپنے ہاتھ سے دھووے کسی سے مدد نہ لے کھانا بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے اور ختم کرکے الحمدللہ کہے روٹی پر کچھ نہ رکھے تکیہ لگا کر ننگے سر نہ کھائے ہاتھ سے اگر لقمہ گرے تو اسے اٹھا کر کھالے کھانے کے وقت دایاں پاؤں اٹھا رہے اور بایاں بچھا رہے گرم کھانا نہ کھائے کھانا کھاتے وقت اچھی باتیں کرے کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے اور برتن بھی چاٹ لے۔ابتدا نمک سے کرے اور ختم بھی اس پر کرے اس سے بہت سی بیماریاں دفع ہوجاتی ہیں فرش پر بیٹھ کر کھانا بہتر ہے کھانے کے بعد دانتوں کا خلال کرے۔

پانی پینے کا بیان

حضور اکرمؐ پانی پینے میں تین سانس لیتے تھے یہ بھی فرماتے کہ اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہے اور صحت کے لئے مفید اور خوشگوار ہے اور جب پانی پیو تو بسم اللہ کہو اور جب برتن کو منہ سے ہٹاؤ تو الحمد اللہ کہو۔

Marfat.com

حضور اکرمؐ نے برتن میں سانس لینے کو منع فرمایا ہے حضور اکرمؐ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے ہاں آب زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینے میں برکت ہے کیونکہ حضور نے آب زمزم کھڑے ہو کر پیا ہے اسطرح وضو کا پس ماندہ پانی بھی کھڑے ہو کر پینا افضل ہے

حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاتھوں کو دھوؤ اور ان میں پانی پیو کیوں کہ ہاتھوں سے زیادہ پاکیزہ کوئی برتن نہیں

حضور اکرمؐ نے فرمایا پانی چوس کر پیو کہ یہ خوشگوار ہے اور زود ہضم ہے اور بیماری سے بچاؤ ہے۔

حضور اکرمؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا پانی نمک اور آگ کے دینے سے کسی کو انکار نہ کرو

مسائل فقہیہ ــــ پانی پینے کے آداب

پانی بسم اللہ کہہ کر داہنے ہاتھ سے پیئے تین سانس میں پیئے ہر مرتبہ برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لے۔ پہلی اور دوسری مرتبہ ایک ایک گھونٹ پیئے اور تیسری سانس میں جتنا چاہے سیر ہو کر پیئے اس طرح پانی پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے پانی چوس کر پیئے بڑے بڑے گھونٹ غٹ غٹ کر کے نہ پیئے۔ پانی پی کر الحمد للہ کہے پانی داہنے ہاتھ سے پیئے جب پانی پیئے بسم اللہ کہے اور جب سانس لے الحمد للہ کہے آب زمزم اور وضو کا پس ماندہ پانی کھڑے ہو کر پیئے باقی سب پانی بیٹھ کر پیئے آب زمزم اور وضو کے پانی میں شفا اور برکت ہے اس واسطے کھڑے ہو کر پینے کا حکم ہے۔

Marfat.com

فضائل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو کہ اس رسالہ مبارکہ میں بیان کئے گئے ہیں ان میں بعض واقعات نہایت عجیب وغریب ہیں۔ دریا کا عبور کر کے آنا اور جانا بغیر کشتی کے۔ یہودی کی لڑکی کی انگشتری کا قصہ۔ دریائے نیل کے پانی میں فراوانی ہونے کا قصہ۔ ہرقل شاہ روم کے دردِ سر کے علاج کا قصہ۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کا زہر کی بوتل پی جانا وغیرہ وغیرہ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ واقعات عظمت بسم اللہ کو ظاہر کرتے ہیں حضور کے بعض صحابہ کرام کے زمانے کے واقعات ہیں اور بعض واقعات بعد کے بھی ہیں مگر یہ واقعات محض برکت بسم اللہ شریف ہی سے رونما ہوتے ہیں ایسے لوگ دنیا میں اب بھی موجود ہیں ایسے کمالات اور کرامات کے مظہر ہیں گو ان کی تعداد دن بدن بہت کم ہوتی جا رہی ہے مؤلف کے اپنے عزیزوں میں سے لاہور میں ایک شخص موجود ہیں جو سورہ فاتحہ کے عامل ہیں اور وہ سانپ کے کاٹے پر دم کرتے ہیں خدا کے فضل وکرم سے فوراً زہر کا اثر جاتا رہتا ہے درد ریح کا بھی دم کرتے ہیں اور درد و داڑھ کا دم کرتے ہیں جس کا فوری اثر ہوتا ہے اور کمال یہ ہے کہ مرض پر جو وہ دم کرتے ہیں۔ للّٰہ کرتے ہیں اس کا عوض کسی سے مطلق نہیں لیتے قارئین کے دل کی تسکین اور تسلی کے لئے چند ایک سچے واقعات بیان کرتا ہوں امید ہے کہ ان کے پڑھنے سے انشاء اللہ تمام شکوک رفع ہو جائیں گے۔

حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ اپنا ایک سفر کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سفر میں مجھے کشتی پر سوار ہو کر دریا عبور کرنا تھا ملاح لوگوں سے کشتی کا کرایہ وصول کر کے باری باری سواریوں کو بٹھانے لگا۔ میں بھی کشتی پر سوار ہو گیا میں نے ایک درویش کو کنارے پر کھڑا دیکھا جس کے چہرے پر نورانیت اور متانت ہویدا تھی۔ ملاحوں نے اس کو اس واسطے سوار نہ کیا۔ کیونکہ اس کے پاس کشتی کا کرایہ نہ تھا۔ میں نے ملاحوں سے اس کو سوار کرانے کی سفارش کی۔ مگر انہوں نے کہا کہ ہم بغیر کرایہ کے کسی کو سوار نہیں کر سکتے اگر آپ کرایہ ادا کر دیں تو ہم اس کو سوار کر لیں گے لیکن اتفاق سے میرے پاس بھی زائد کرایہ کے لئے پیسے نہ تھے اس درویش نے میری پریشانی اور کیفیت کو معلوم کر کے فرمایا۔ اے سعدیؒ فکر مت کر جو ذاتِ اقدس تمہاری کشتی کو لے جاوے گی وہی مجھے بھی دریا سے پار کر دے گی یہ کہہ کر انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر اپنا مصلّٰی دریا میں پھینکا اور چھلانگ لگا کر اس پر بیٹھ گئے بخدا میں نے دیکھا کہ درویش اس مصلّٰے پر کشتی کی طرح بآرام دریا کو عبور کرتے گئے یہاں تک کہ وہ ہماری کشتی

Marfat.com

سے بھی پہلے دریا سے پار چلے گئے۔

(۱۱) بستان العارفین میں ایک حکایت ہے کہ حضرت ابوالخیر کی زیارت کے لئے قاری ابراہیم رقی نے قصد کیا۔ اتفاقاً نماز مغرب کے وقت پہنچے۔ ابوالخیر نے سورہ فاتحہ قاری صاحب کی قرأت کے مطابق اچھی طرح نہ پڑھی۔ ابراہیم رقی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے جی میں کہا کہ میرا سفر ضائع ہوا میں سلام کے بعد طہارت کے لئے نکلا ایک شیر میری طرف لپکا۔ میں ڈر کر دوڑا اور پھر کر ابوالخیر کے پاس آیا۔ اور عرض کیا۔ کہ شیر تو پھاڑ کھایا چاہتا ہے انہوں نے شیر سے باہر نکل کر ایک چیخ ماری اور شیر سے کہا کیوں۔ میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ تو میرے مہمانوں کو نہ چھیڑا کر وہ شیر رستہ سے الگ ہو گیا۔ اور جب میں پھر واپس آیا۔ تب مجھے فرمایا اَشْغَلْتُمْ بِتَقْوِیْمِ الظَّاهِرِ فَخِفْتُمْ وَاَشْغَلْنَا بِتَقْوِیْمِ الْبَاطِنِ فَخَافَنَا الْاَسَدُ ٥ تم ظاہری علم کے آراستہ کرنے میں مشغول ہوئے اس لئے تم شیر سے ڈرے اور ہم باطنی کی آراستگی میں مشغول رہے تو شیر ہم سے ڈرا۔

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں باہر جنگل میں چلا جا رہا تھا۔ اچانک دیکھا کہ ایک شخص شیر پر سوار میرے سامنے سے آ رہا ہے میں یہ واقعہ دیکھ کر ڈرا اور چاہا کہ بھاگ کر کسی درخت پر چڑھ جاؤں کہ اتنے میں اس نے فرمایا۔ اے سعدیؒ! اس واقعہ کو دیکھ کر حیران نہ ہو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تم بھی ایسے ہی ہو جاؤ۔ اور دنیا کی ہر شے تمہارے آگے گردن جھکا دے تو میں تجھے وہ نسخہ بتلا دیتا ہوں جس پر عمل کرنے سے تم کو یہ سعادت نصیب ہو سکتی ہے ٥

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ! کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

تم اپنی گردن کو خدا اور اسکے رسولؐ کے حکم کے آگے جھکا دو۔ تاکہ کوئی چیز تمہارے حکم کے آگے گردن جھکانے سے انکار نہ کرے۔

Marfat.com

خاص باتیں

قرآن پاک میں خداوندکریم نے حضرت سلیمانؑ کے ایک امتی کی ایک عجیب و غریب کرامت سورۃ نمل میں بیان کی ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے بلقیس ملکہ سبا کی آمد سے پیشتر انسانوں اور جنوں وغیرہ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ کوئی تم میں ایسا طاقتور ہے جو بلقیس کے تخت کو اس کے یہاں پہنچنے سے پہلے بہت جلد میرے پاس لا پیش کرے۔ خداوند کریم فرماتا ہے۔ کہ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ عفریت جن نے کہا کہ میں لا سکتا ہوں بلقیس کے تخت کو اس سے پہلے کہ آپ اپنے مقام سے اٹھیں یعنی کچہری یا دربار برخاست کریں اور اتنی جلد تخت لانا واقعی محالات سے تھا۔ کیونکہ وہ تخت بہت بھاری تھا۔ جسے سو آدمی مل کر اٹھاتے تھے اور پھر اسے شہزادی بلقیس نے آنے سے پہلے اپنے محلات کے اندر کی ساتویں کوٹھری میں رکھ کر مقفل کر دیا تھا۔ اس زمانہ کے بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ جنات انسانوں پر فوقیت رکھتے ہیں لیکن خداوند کریم نے انسانوں کو اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے اور پھر ان میں انبیاء کو پیدا فرما کر شرف بخشا ہے چنانچہ ان کے اس فاسد عقیدہ کی رد اور انسانوں کی عظمت تمام مخلوقات پر واضع کرنے کے لئے اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا ہے۔ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ط کہا اس شخص نے جسے کتاب کا علم تھا یعنی زبور کا علم تھا جو حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی تھی کہ میں لا دونگا تخت بلقیس تیرے پاس پیشتر اس کے (اے سلیمانؑ) تو اپنی آنکھ کو جھپکے یا ادھر سے ادھر دیکھے چنانچہ ابھی یہ لوگ دیکھ رہے تھے کہ کون شخص ہے جو ایسا دعوٰی کرتا ہے تو دیکھا کہ وہ تخت بلقیس حضرت سلیمانؑ کے سامنے پڑا ہے۔ مفسرین نے کہا ہے یہ شخص حضرت سلیمانؑ کے وزیر آصف برخیا تھے۔

ایسے ہی حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں ان کے ایک امتی ولی اللہ تھے۔ جو پہاڑوں میں رہتے تھے مگر ابراہیمؑ سے انہیں ملاقات کا موقعہ اس وقت ملا۔ جب آپ کو خداوند کریم نے خلیل اللہ کا خطاب عطا فرمایا وہ درویش جنگل میں بے شمار ریوڑ اونٹوں بکریوں۔ دنبوں۔ مویشیوں وغیرہ کو چرتا دیکھ کر چرواہوں سے دریافت کرتا ہے کہ اس قدر مویشی کس کے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا اللہ کے خلیل کے ہیں اشتیاق ملاقات میں روزانہ آنے لگا۔ ایک روز حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات نصیب ہوئی۔ آپ نے اس درویش سے خدا کی وحدانیت اور معبود حقیقی ہونے پر گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ خدا کو وحدہٗ لاشریک جانتا ہے فرمایا میں تمہارے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتا

Marfat.com

ہوں۔ مجھے اپنے ہمراہ اپنے گھر لے چلو۔ جب ساتھ چلنے کو کہا۔ تو درویش نے کہا۔ راستے میں بہت گہرے پانی کی جھیل عبور کرنی پڑتی ہے۔ حضرت ابراہیمؒ نے فرمایا تم کیسے عبور کرتے ہو۔ اس نے کہا۔ میں تو اپنی عادت کے موافق گذر جاتا ہوں۔ حالانکہ یہ گذرنا پانی میں اس کی کرامت تھی۔ حضرت ابراہیمؒ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں چلو تو سہی ہم بھی تمہاری برکت سے ندی سے پار گذر جائیں گے۔ چنانچہ اپنے بھید کو چھپانے کے لئے حضرت ابراہیمؒ نے اس درویش کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس طرح سے دونوں گذر گئے۔ بہت لمبا سا واقعہ ہے مختصر یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؒ کا امتی مرد کامل جھیل یا گہری ندی سے جو گذرتا تھا وہ بھی اللہ کی کتاب اور نبیؐ کی تابعداری کی برکت ہی کا نتیجہ تھا۔ ایسے بے شمار واقعات ہیں چونکہ حضور اکرمؐ کے غلام دوسرے نبیوں کی امتوں سے زیادہ درجہ رکھتے ہیں۔ ان سے پہلے لوگوں سے بھی زیادہ عجیب غریب کرامات سرزد ہونا حیرانگی کی بات نہیں ہے۔

اس رسالہ کو پڑھ کر یہ بات ذہن نشین نہیں کرنی چاہیئے کہ صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وظیفہ سے انسان اتنا باکمال ہو جاوے گا۔ جیسے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ بلکہ یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ صاف طور پر قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ خدا تمہیں میری اتباع کی وجہ سے دوست بنالے گا اور تمہارے گناہوں کو بھی معاف کر دیگا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اگر ہم خدا اور رسولؐ پر ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کی پیروی کریں گے تو پھر یہ خوبی خاصان خدا میں پیدا ہو جاتی ہے۔ جن سے لوگوں میں خوارق عادات یعنی کرامات کا ظہور ہونا ممکن ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضور اکرم کی محبت اور اتباع کی توفیق دے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔ جو خدا کا ہو جائے۔ خدا اس کا ہو جاتا ہے۔

پنجابی شعر ؎ جے توں رب دا ہو جاویں ۔ سب جگ تیرا ہو۔

ان مندرجہ بالا واقعات سے جو کہ بطور مثال کے بیان کئے گئے ہیں۔ یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ حقیقتیں بھی خوارق عادات واقعات دیکھنے میں آتے ہیں ان لوگوں سے ہی رونما ہو سکتے ہیں جن کو ہم اولیا اللہ یا خدا کے خاص بندگان کہتے ہیں۔ وہ ایسے امورات کے اظہار کے وقت بسم اللہ شریف۔ درود شریف۔ کلمہ شریف سورہ فاتحہ۔ آیت الکرسی معوذتین اور دیگر کئی قرآن پاک کی آیات یا احادیث پڑھ کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے باکمال ہو جاتے ہیں۔ حضرت سلطان العارفین سلطان باہو صاحب رحمۃ اللہ علیہ فضائل کلمہ طیبہ میں پیر کامل کے فیض سے مستفید ہونے کی حالت کو یوں بیان فرماتے ہیں۔ ؎

ک۔ کلمہ دی کل تدوں پیسی جدوں کل کلمے دی کھولی ہو ۔ چوداں طبق کلمے دے اندر کی جانے خلقت بھولی ہو

عاشق کلمہ جا او تنے پڑھدے جنھے نوری ہوئی ہو — ایہ کلمہ میئوں پیر پڑھایا باہو جندجان اوسنے قبول کیتی ہو

حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت اسید بن حضیرؓ کی قرآن پاک کی تلاوت کو سننے کے لئے خدا کے فرشتے زمین پر اتر آئے تھے اور حضرت ابی بن کعبؓ کی تلاوت کو سننے کے لئے خداوند کریم نے بذریعہ جبرائیل کو وحی فرمائی تھی کہ ہم ابی بن کعبؓ کی زبانی سورہ لم یکن الذین سننا چاہتے ہیں۔ سورہ اخلاص کو کثرت سے پڑھنے والے اصحابی معاویہؓ کے جنازہ میں ۷۰ ہزار فرشتے زیارت کو آئے اللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

طالب شفاعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاکسار محمد فیروز دین خان عفی عنہ

دعا

بادشاہا جرم ما را در گذار — ما گنہگاریم تو آمرزگار

تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم — جرم بے اندازہ بے حد کردہ ایم

بے گناہ نگذشت بر ما ساعتے — با حضورِ دل نہ کردیم طاعتے

بر در آمد بندۂ بگریختہ — آبروئے خود ز عصیاں ریختہ

بحرِ الطاف تو بے پایاں بود — نا امید از رحمتت شیطاں بود

مغفرت دارد امید از لطف تو — زانکہ خود فرمودۂ لا تقنطوا

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِہٖ وَلِقَارِئِہٖ وَلِکَاتِبِہٖ وَارْحَمْھُمْ وَاجْعَلْھُمْ مِنَ الْمَحْشُوْرِیْنَ فِیْ زُمْرَۃِ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِفَضْلِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

Marfat.com

مخصوص دعا

اَللّٰهُمَّ یَا رَبِّ بِجَاهِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ
یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاهَدَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ اِلٰی
لِقَائِکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

تمت ——— بالخیر

احقر العباد خادم العلما خاکسار **محمد فیروز دین خان** عفی عنہ

خطیب جامع مسجد روضہ حضرت سید ابو اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ مزنگ لاہور

مخصوص دُعا

اَللّٰهُمَّ یَا رَبِّ بِجَاهِ نَبِیِّكَ الْمُصْطَفٰی وَ رَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰی طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ یُبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاهَدَتِكَ وَ مَحَبَّتِكَ وَ اَمِتْنَا عَلَی السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ وَ الشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

تمت ———— بالخیر

احقر العباد خادم العلما خاکسار محمد فیروز دین خان عفی عنہ
خطیب جامع مسجد روضہ حضرت سید ابو اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ مزنگ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی ہ فاما بعد
قال اللہ تبارک وتعالٰی فی اول القرآن المجید وفی الفرقان الحمید
اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

فضائل بسم اللہ شریف

رنج وغم کی دوا ہے بسم اللہ ! ہر مرض کی شفا ہے بسم اللہ
لوحِ محفوظ پر لکھی ہے یہ تاجِ حمدِ خدا ہے بسم اللہ

مؤلفہ ومرتبہ

خادم العلما محمد فیروز دین خان عفی عنہ خطیب جامع مسجد روضہ حضرت
سید پیر ابو اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ مزنگ ۔ لاہور

سنہ ۱۹۶۵ء

Marfat.com